

علم صرف کے طلباء کیلئے خاصیات ابواب پر ایک لاجواب رسالہ

ہادی الطراب

اللی
خاصیات الایجاب

مجلد پرچہ جات صرف و خلاصہ علم الصیغہ

مؤلف
علامہ عبدالرشید صاحب
مدظلہ العالی
جامعہ غوثیہ
ہدایت القرآن
کامیون

ناشر

مکتبہ غوثیہ جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ممتاز آباد ملتان

عالم کی کوہا، چونکہ باب مغالطہ میں مشارکت ہوئی ہے کہ ہر ایک دوسرے کے ساتھ وہی کام کرتا ہے جو پہلے نے اس کے ساتھ کیا تو جب ہر ایک دوسرے پر غلبہ پانا چاہتا ہے تو ظاہر ہے کہ دونوں برابر ہیں گے یا ایک غالب اور دوسرا مغلوب ہوگا تو غالب کے غلبہ کو ظاہر کرنے کیلئے باب مغالطہ کے بعد وہی مغالطہ ہر دینصر کے وزن پر لائیں گے جیسا کہ خاصہ سننی فاضلہ اس نے میرے ساتھ جھگڑا کیا میں نے اس کے ساتھ جھگڑا کیا پس میں جھگڑے میں غالب آیا اور نہ خاصہ سننی فاضلہ وہ نہج سے جھگڑتا ہے میں اس سے جھگڑتا ہوں۔ پس میں جھگڑے میں غالب آجاتا ہوں اب مغالطہ (خاصہ سننی و نہ خاصہ سننی) ایک دوسرے پر غلبہ پانے میں دواؤں کی شریک تھے تو ان میں سے غالب کے غلبہ کو ظاہر کرنے کیلئے اس مغالطہ کو نصر کے وزن پر لایا کہ جب تم نے کہا نہ خاصہ سننی اور خاصہ سننی تو یہ ظاہر ہو گیا کہ حق میں میں سے ظلم کو غالب حاصل ہوا ہے اصل وضع میں غنیمت نصرت سے آتا ہے لیکن بعد ازاں غلبہ کی خاطر اسکو نصرت پر لائے، اگر اصل مذکور (جو مغالطہ کے بعد نصر سے عالم غلبہ کیلئے ہے) مثال دہری ہو جیسے وانحدیسی فو غنمہ و امثال ہائی نہ اسنری فیشرنہ یا حرف ہائی جیسے فافغنی فیغنیہ یا اقص ہائی ہو جیسے فافغنی فو غنمہ تو ان چاروں میں اس فعل کو نصرت کے وزن پر لائیں گے تاکہ نصر کے وزن پر اس لئے کہ یہ چاروں معنات نصرت سے نہیں آتے اب ہر ایک کی مثال کا غرض یہ کہ مثال دہری کی مثال وانحدیسی فو غنمہ مثال ہائی کی مثال فافغنی فیغنیہ یا اقص ہائی کی مثال فافغنی فو غنمہ یا حرف ہائی کی مثال فافغنی فیغنیہ یا اقص ہائی کی مثال فافغنی فو غنمہ ان چاروں میں مغالطہ کے بعد ازاں غلبہ کے لئے فعل کا لایا گیا ہے وہ غلبہ کے وزن پر ہے

☆ خاصیت فتح ☆

اس کا معنی لام کمر حرف قلی ہوتا ہے۔ جسے فتح نفتح یعنی کھولنا اس کا لام کمر حرف قلی میں سے ہے اور جسے ونہب ونہب کر اس کا معنی کمر حرف قلی میں سے ہے۔
(حرف قلی یہ ہیں)

حرف قلی شش بودے نور میں ہمزہ ہاء وھاؤ ناو میں دو نہیں

سوال :- زکن نیز کن بمعنی ہاں ہوتا، اپنی زلیی بمعنی انکار کردہ دونوں فتح سے ہیں مگر کسی کا معنی

لام حرف قلی نہیں ہے؟

جواب :- زکن کو قسم داخل ہے یعنی اس کی ماضی نکر سے اور مضارع غلبم سے لیا ہوا ہے
تحصیل یہ ہے کہ زکن میں ہاں (نصر غلبم منع) سے آتا ہے ماضی نصر سے اور مضارع غلبم سے لیا ہے مستقل باب نہیں بلکہ ایک ماضی اور دوسرے کا مضارع بلکہ ایک باب ماضی اور دوسرے کا ماضی زلیی
مثلاً اور خلاف قیاس ہے۔

☆ خاصیات کرم و کرم ☆

وہ الفاظ جن میں طبع اور پیدا آئی صفات کے معانی ہوں یعنی (ہو صفات و معانی جن پر موصوف کی تخلیق ہوئی ہے کہ وہ باب کرم سے آتے ہیں مثلاً حسن و خوبصورت ہوا، یہاں خوبصورتی ذاتی غیر مصنوعی مراد ہے تو اور یہ خوبصورتی پیدا آئی صفت ہے، صفات خلقیہ و رحم پر ہیں۔

(۱) تخلیق جو موصوف میں چھوڑ پیدا آئی ہوں یعنی پیدا آئی کے بعد موصوف کے ساتھ عارض و لاحق نہ ہوئی ہوں، جیسے چھوٹا ہونا، بڑا ہونا، خوبصورت (ذاتی) ہونا، بد صورت (ذاتی) ہونا، یہ ساری ایسی صفات ہیں جو پیدا آئی ہی سے اس موصوف کے ساتھ لاحق ہیں۔

(۲) ملکی جو پیدا آئی نہیں ہوں یعنی پیدا آئی کے وقت موصوف میں نہ ہوں بلکہ بعد میں اس کو لاحق ہوئی ہوں لیکن موصوف کو عارض ہونے کے بعد اس موصوف میں اتنی رائج و پختہ ہو چکی ہوں کہ ان کا موصوف سے جدا ہونا مشکل ہو یوں محسوس ہو گیا کہ وہ پیدا آئی ہیں مثلاً فخر و ترقی ہوا، اب ترقی ہونا غیر پیدا آئی صفت ہے کیونکہ یہ پیدا آئی کے بعد موصوف کو لاحق ہوتی ہے لیکن بعد از تخلیق موصوف کو فخر

میں آتی مہارت اور تجربہ حاصل ہوا کہ اب اس مصوف سے اس مفت کا بہت کا ہوا ہوا مشکل ہے تو گویا یہ پیدا کیا ہے۔

☆ خاصیات حُصْبِ حُصْبِ ☆

اس باب پر آنے والے چند خصوصیات الفاظ ہیں جن کو ہاتھ سے اس باب کے خواص کا پتہ چل جائے گا۔ ایسے الفاظ جو حُصْب کے ساتھ خصوص ہیں وہ صاحبِ فصول اکبری کی تحقیق و تنقیح کے مطابق ۳۲ ہیں جبکہ فصول اکبری میں ان میں سے صرف ۱۸ کو ذکر کیا ہے اور باقی کو اس کی شرح میں ذکر کیا گیا ہے۔ جو یہ ہیں

تقریباً شمار (18) الفاظ

نمبر شمار	الفاظ	مصادر	معانی
۱	نَعَم	نَفْعَة	اچھی زندگی والا ہونا
۲	وَبَقِ	وَلَوْ قِ	ہلکا ہونا
۳	وَصَقِ	جَفَة	دوست رکھنا
۴	وَلَقِ	لَفَقَة	اجلاس کرنا
۵	وَلَفِقِ	وَلَفِقِ	مواظق ہونا
۶	وَرِثِ	وَرَاثَة	وراثت پانا
۷	وَرِجِ	وَرِجِ	پرہیز گار ہونا
۸	وَرِمِ	وَرِمِ	سوچنا
۹	وَرِي	وَرِي	چھتاق کا آگ لگانا
۱۰	وَلِي	وَلِي	نزدیک ہونا
۱۱	وَعَزِ	وَعَزِ	کینہہ رکھنا

۱۲	وَجَرَ	وَجَرَ	خَرَجَ غَضَبًا كَ هُوَ
۱۳	وَلَهُ	وَلَهُ	فَلَمَّسَ هُوَ
۱۴	وَجَلَ	وَجَلَ	وَهُمْ كَأَنَّ كَيْفَ جَانِبًا جَرَادًا هُوَ
۱۵	وَعَمَ	وَعَمَ	كَمَى كَ لَمْ يَدَاغَتْ كَرَا
۱۶	وَطَى	وَطَى	رَوَّعَا
۱۷	يَبَسَ	يَبَسَ	تَأْسَدَ هُوَ
۱۸	يَبَسَ	يَبَسَ	فَكَتَبَ هُوَ

☆ خواص باب افعال ☆

(۱) تعدیہ لازم کو متعدی کرنا مثال اَخْرَجْتَ زَيْدًا۔ لہذا میں نے زید کو باب افعال (اَخْرَجْتَ) نے لازم (خَرَجَ بمعنی اُتھا) کو متعدی کیا ہے۔

(۲) تَصْخِيرٌ فاعل کا کسی چیز (مفعول بہ) کو صائب ماند (ماند والا) کرنا مثلاً اَخْرَجْتَ زَيْدًا میں نے زید کو خروج والا کیا۔ جواب فاعل (عَظَم) نے مفعول بہ (زید) کو ماند (خروج والا) کیا ہے بمعنی اس کو لایا۔

فائدہ :- تعدیہ اور تصخیر میں عموم خصوص میں یہی نسبت ہے ، مادہ انتزاعی اَخْرَجْتَ زَيْدًا کو اس میں تعدیہ اور تصخیر دونوں موجود ہیں ایک مادہ انتزاعی جس میں صرف تعدیہ ہو مثلاً اَنْصَرَفَتْ زَيْدًا میں نے زید کو دیکھا اب اس میں صرف تعدیہ ہے کہ اس نے اپنے بھرا (اَنْصَرَفَ بمعنی دیکھا) کو چرا لایا۔ اَخْرَجْتَ زَيْدًا میں صرف تصخیر ہو مثلاً اَنْصَرَفَتْ اللَّوْثُ میں نے کپڑے کو خشک والا کیا اب اس میں تصخیر ہے کہ فاعل (عَظَم) نے مفعول بہ (ثوب) کو ماند بنیو بمعنی خشک والا کیا ہے ، لیکن اس میں تعدیہ نہیں ہے اس لئے کہ اس کا بھرا نہ بنیو متعدی ہے ۔ واضح رہے کہ اَنْصَرَفَتْ زَيْدًا میں تصخیر نہیں ہے اس لئے کہ اس کا یہ معنی کہ میں نے زید کو بصیرت والا کر دیا نہیں کیا گیا۔

فائدہ :- بھی باب افعال تحدی کو لازم کر دیتا ہے۔ مثال اخذ زید "زید محمود باب افعال (اخذ) نے تحدی (حذف بمعنی حریف کرنا) کو لازم کر دیا ہے۔

(۳) قمر یض فاعل کا کسی چیز (مفعول بہ) کو مائد کے معنی کی جگہ میں لے جانا مثلاً انبثت الشمس میں سورج کی جگہ یعنی منڈی میں گودا لے کیا۔ باب فاعل (حکلم) مفعول بہ (نرس) کو مائد (نبیع) بمعنی چٹا کی جگہ یعنی منڈی میں لے گیا۔

فائدہ :- قمر یض کی قریظ میں مائد سے مراد وہ لفظ ہے جس سے باب افعال کا مصدر نکالا گیا ہے یعنی مثال مذکور میں مائد نبیع ہے کیونکہ اسی سے باب افعال (انباع) کے مصدر (انباغ) کو نکالا گیا ہے۔

(۴) وجدان کسی چیز (مفعول بہ) کو مائد کے ساتھ موصوف ہا مثلاً اذہ خلعت زیداً میں نے زید کو نکال دیا۔ اب فاعل (حکلم) نے مفعول بہ (زید) کو مائد (اذهل) کے ساتھ موصوف ہا ہے۔

(۵) سلط فاعل کا ایک چیز (مفعول بہ) سے مائد کو زائل کرنا مثلاً شمس کسی زید "واشکفته زید نے شکایت کی اور میں نے اس کی شکایت کو زائل کر دیا تو اب فاعل (حکلم) نے مفعول بہ (زید) سے مائد (شکایت) کو زور کر دیا۔

(۶) اعطاء مائد فاعل کا مفعول بہ کو مائد دینا، اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) جو مائد مفعول بہ کو دیا گیا ہے وہ محسوس ہو یعنی دیکھا جائے۔

(۲) وہ مائد جو مفعول بہ کو دیا گیا ہے محسوس ہو یعنی دیکھا نہ جائے۔

(۳) فاعل مفعول بہ کو محسوس مائد دے۔

(۴) مائد کا کل اور اس کی جگہ سے اول اور دوم کی مثال، اعطضت الکلب میں نے کتے کو بڑی دی تو اب فاعل (حکلم) نے مفعول بہ (کلب) کو مائد (اعطض) بمعنی بڑی کر دیا ہے اور مائد ہے بھی محسوس، چہ درم کی مثال اشوینٹ زیداً میں نے زید کو گوشت بھرنے کیلئے دیا تو اب فاعل (حکلم) نے مفعول بہ (زید) کو مائد (اشوینٹ) بمعنی بھونا کا کل (گوشت دیا)۔

فائدہ :- اس مثال کا یہ معنی کہ (میں نے زید کو بھنا ہوا گوشت دیا) ٹھیک نہیں ہے اس لئے کہ کتب میں ہے اشوینٹ اعطائتم لعماء و شؤوزن منہ دوم کی مثال اعطضتہ فعضبانہ

میں نے اس کوٹا خوں کا کاغذ پٹیشن کائن کی پہاڑت دی ارباب قاض (عظیم) نے فصول بد (وہ نہیں) کاغذ (فصل) "میں" کا کاغذ اور کاغذ ہے کہ کا کاغذ نہیں ہے۔

(۷) بلوغ۔ قاض کاغذ میں پہنچا جب کاغذ زمان ہو، مثلاً افسانہ زید "زید" کو پہنچا اب قاض (زید) کاغذ (میں) میں پہنچا اور کاغذ ہے مگر زمان یعنی وقت۔ قاض کاغذ میں آنا جب کاغذ مکان: جب وہ مثال لغوی زید "زید" عراق میں آیا اب قاض (زید) کاغذ (عراق) میں آیا اور عراق جب کہ۔ قاض کاغذ: صفت (صاحب فصول اکبری) کے قول رسیدن سے وقت میں پہنچا اور آمدن سے جب کہ "آنا" مراد ہے اگر چاہت میں رسیدن کے ساتھ وقت اور آمدن کے ساتھ جب کہ کی شرط نہیں بلکہ وقت میں رسیدن کا معنی جب کہ میں پہنچا اور آمدن کا معنی وقت میں آنا بھی کیا گیا ہے۔

(۸) میر ورت۔ اس کی میں صورتیں ہیں۔

(۱) قاض کا صاحب کاغذ ہوا۔ مثلاً الذین النضر گائے دو دو والی ہوگی اب قاض (نضر) کاغذ (الذین) یعنی دو دو والا ہوا۔

(۲) قاض کا اس چیز والا ہوا جو کاغذ کے ساتھ موصوف ہے۔ مثلاً افسانہ الزخرف، امر خاں زور ورت والا ہوا اب قاض (زعل) ایک ایسی چیز (اورت) والا ہے جب کہ کاغذ (خ)۔ زب یعنی خاں کے ساتھ موصوف ہے، یعنی خاں تو اورت کو ہے اور دو دوس خاں زور ورت کا مالک ہے تو کاغذ کے ساتھ موصوف اورت ہے اور دو دوس اورت کا مالک ہے۔

(۳) قاض کاغذ میں ایک چیز والا ہوا مثال افسانہ الشافہ دیکری ہے والی ہوگی موسم خریف میں اب قاض (الاف) ایک چیز (پے) والا ہوا کاغذ (خریف) یعنی گرمی اور سردی کے درمیان والے موسم میں۔

(۹) لیاقت۔ قاض کا کاغذ کے دال یعنی معنی کا معنی ہوا۔ مثلاً الاثم افسانہ مردار طاعت کا معنی ہوا ارباب قاض (الطرا)، کاغذ (لزم) یعنی طاعت کا معنی ہوا۔

(۱۰) صیغہ۔ قاض کا کاغذ کے وقت کا پہنچا۔ مثلاً افسانہ الخوازع یعنی کائن کے وقت کو پہنچا ارباب قاض (الخرع) کاغذ (حصص) یعنی معنی کا کاغذ (۱۱) کے وقت کو پہنچا۔

(۱۱) مبالغہ۔ اصل کاغذ میں کلمات اور دال کا ہوا اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) سہاوقدار اور اندازے میں ہو مثلاً *اَسْفَرَ السُّخْلُ*، مجبور کا درست بہت مجبوروں والا ہوا سب اصل مادہ (سفر بمعنی مجبور) اس کی کرات و زیادتی ہے اور یہ کثرت ہے مگر مقدار میں۔

(۲) وہ سہاوقداریت میں ہو مثلاً *اَسْفَرَ السُّخْلُ* مع غروب روشن ہوئی تو اب اصل مادہ (سفر) میں سہاوقداریت ہے اور یہ کثرت بھی کیفیت میں ہے۔

(۳) ابتداء انکی دوسور میں ہیں۔

نہرا۔ کسی باب کا شروع ہی سے باب افعال سے آتا مثال ازفل، اس نے جلدی کی تو اب یہ ازفل مجرور ہے نہیں آتا کیونکہ اس کا مجرور غیر متصل ہے۔

(۲) شروع ہی سے باب افعال سے نہ آئے بلکہ اپنے مجرور میں استعمال ہو لیکن مجرور کا معنی اور ہوا اور افعال کا معنی اور ہو مثال انقسم اس نے قسم کائی اب اس کا مجرور معنی قبسم بنفسم آتا ہے لیکن اس کا معنی اور ہے یعنی بانٹا۔

(۳) موافقت افعال کا اپنے مجرور تفعلیل اور استعمال کے ساتھ معنی میں موافق ہوتا۔

(الف) مجرور کے ہم معنی ہونے کی مثال *دَخِيَ السُّلُكُ*، رات تاریک ہو گئی یہ مجرور ہے، *اَلدَّخِي* (جو کہ باب افعال ہے) کا معنی بھی یہی ہے بمعنی تاریک ہوتا۔

(ب) موافقت فعل یعنی تفعلیل کی مثال *مَا كَفَرَ كَفْرًا* دونوں کا معنی ہے کفر کی طرف منسوب کیا۔

(ج) استغناء فعل کے ساتھ موافقت کی مثال *مَا عَظُمَ اسْتِغْنَاءُ عَمَلٍ* دونوں کا معنی ہے عظیم خیال کیا۔

(۱۳) مطابعت باب افعال فعل مجرور یا فعل مجرور کے بعد اس جے کثرت

کرے کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے۔ مطابعت مجرور کی مثال *كَيْبُوتُهُ فَاَكْبَتْ*

اوندھا کیا میں نے اس کو میں دواوندھا ہو گیا۔ اب باب افعال (اَكْبَتْ) نے مجرور (کبیتہ) کے

بعد کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ مفعول (دھیر) نے فاعل (عظم) کے اثر (اوندھا کرنا) کو قبول کر لیا ہے

یعنی اوندھا ہو گیا ہے مطابعت فعل کی مثال *بَشَّرْتُهُ فَاَبَشَرَ* میں نے اس کو خوشخبری دی تو وہ

خوش ہو گیا اب انبشیر باب افعال نے بشیر باب تفعلیل کے بعد کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ مفعول نے

فاعل کے اثر (خوشخبری دینا) کو قبول کر لیا ہے اور وہ خوش ہو گیا ہے۔

☆ خواص باب تفعیل ☆

(۱) تعدیہ (۲) تصحیر پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ دونوں میں عموم خصوص میں وجہ ہے تو

یہاں ہم تین مثالیں دیں گے ایک بار اولیٰ ہی کی اور دوسری اقلیٰ مادوں کی۔

(الف) مادہ آبی کی مثال نزالت، زیداً، ماہر اس نے زید کو اب اس نزالت نے لازم (نزول) بمعنی اترنا کو تعدی کیا ہے اور اگر اس کا معنی یہ کریں کہ میں نے زید کو نزول دلا کر یا تو تصحیر کیلئے ہو گا کیونکہ فعل (حکم) نے مفعول بہ (زید) کو ماضی (نزول) دلا کر دیا۔

(ب) صرف تعدی کی مثال، فُسِقْتُ میں نے اس کو فاسق کہا اب تفعیل (فُسِقْتُ) نے لازم (فُسِقْتُ) بھی پھر مان لیا (کو تعدی کر دیا ہے۔

(ج) صرف تصحیر کی مثال، حَسِرْتُ الثَّوْبَ میں نے کپڑے کو حش کیا تو اب اس میں تصحیر ہے کہ مفعول بہ (ثوب) کو ماضی (حس) دیا گیا ہے لیکن تعدی نہیں ہے کیونکہ اس کا ماضی، حَسِرْتُ، تعدی ہے (حس) سلب مثال فُسِقْتُ غنیہ میں نے اس کی آنکھ سے حجاب دور کیا اب فاعل (حکم) نے (مفعول میں) سے ماضی (فُسِقْتُ) بھی نکالا (کو دور کیا ہے۔

(د) ضرورت مثال نَوَّزَ الشَّخْرُ دُرَّتْ لَی وارہو تو اب فاعل (شجر) ماضی (نَوَّزَ) بمعنی شگوفہ لگا ہو گیا۔

(۵) بلوغ بمعنی فاعل کا ماضی تک پہنچنا یا فاعل کا ماضی میں آنا، اولیٰ کی مثال غَشِیَ زَیْدٌ زید کو میری تک پہنچا تو اب فاعل (زید) ماضی (غشی) بمعنی گہری تک پہنچا اور ہم کی مثال خَیْمَ زَیْدٌ زید خیمہ میں آیا تو اب فاعل (زید) ماضی (خیم) میں آیا۔

(۶) مبالغہ اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) نفس فعل میں مبالغہ اور کثرت ہو اور کثرت بھی باعتبار کیفیت کے ہو اور فعل بھی متعدی ہو مثال صُورُخْ زَیْدٌ "خوب نما ہو گیا زید نے تو اب نفس فعل میں باعتبار کیفیت کے مبالغہ ہے اور فعل بھی متعدی ہے یا مبالغہ نفس فعل باعتبار کیفیت ہو اور فعل لازم ہو۔ مثلاً خَوْنٌ زَیْدٌ بہت گھو مابا نفس فعل میں باعتبار کیفیت کے مبالغہ ہے اور فعل (خون) ہے بھی لازم۔

- (۲) مہاندہ فاعل میں ہو مثال صوت الابل بہت اولیٰ مرگئے اب فاعل (الابل) میں مہاندہ ہے۔
- (۳) مفعول میں مہاندہ ہو مثال قطعفت الثواب میں نے بہت کچھ سے کاٹنے کا ہے فاعل مفعول (الثواب) میں کثرت ہے۔
- (۴) نسبت بمرآخذ فاعل کا مفعول ہو مآخذ کی طرف منسوب کرنا، مثال قطعفت زیندا میں نے مآخذ (فلسفہ سمعی ہے فرماں ہوتا) کو زید کی طرف منسوب کیا ہے۔
- (۵) الیاس مآخذ ... فاعل کا مفعول ہو مآخذ پہنچنا، مثال قطعفت الفرس میں نے گھوڑے کو بھول پہنچائی۔ اب فاعل (خکلم) نے مفعول (الفرس) کو مآخذ (جبل) پہنچایا۔
- (۶) تحلیلہ ... فاعل کا مفعول ہو مآخذ کے ساتھ طبع (قلبی) کرنا مثال ذہبت الیافا میں نے برقی کو سونے کے ساتھ طبع کیا (اس کو شیر کیا)۔ اب فاعل (خکلم) نے مفعول (الانسان) کو مآخذ (ذہب) سمعی ہوتا سے طبع کیا ہے۔
- (۱۰) تحویل ... اس کی دو صورتیں ہیں۔
- (۱) فاعل کا مفعول ہو مآخذ مثال انصرف زیندا میں نے زید کو نصرانی بنایا۔ اب فاعل (خکلم) نے مفعول پر (زید) کو مآخذ (نصرانی) بنایا۔
- (۲) فاعل کا مفعول ہو مآخذ کی مثل مآخذ مثال خضعت الرداء میں نے چادر کو غیر بنایا نصرانی اور اوزار کو غیر کی طرح کر لیا۔ اب فاعل (خکلم) نے مفعول (الرداء) کو مآخذ (غیر) جیسا کر دیا۔
- (۱۱) قصر ... انقضاء کے لئے باب تفعیل کو مرکب تام سے شتق کرنا تاکہ خکلم کو نقل کلام کے وقت انقضاء حاصل رہے مثال بنلق زیندا "مذیہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اب اس باب تفعیل (مطل) کو مرکب تام (لا الہ الا اللہ) سے شتق کیا گیا ہے تاکہ خکلم کو نقل کلام کے وقت انقضاء حاصل رہے اس لئے کہ خکلم اگر زید کے لا الہ الا اللہ کہنے کو نقل کرتے وقت باب تفعیل (مطل) شتق کر کے نہ کہے بلکہ اس کے مقابل زید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلام پڑھ کر ہو جائے گی جبکہ مطل کہنے کی صورت میں کلام بھی مختصر ہے اور معنی بھی وہی ہو کر رہی ہے۔
- (۱۲) موافقت ... فاعل مآخذ فاعل، فاعل کی مثال خضعت الرداء دونوں کا ایک معنی (میں نے اس کو گھوڑی) ہے اور یہی مثال منہل افسون دونوں کا ایک معنی ہے یعنی مہلت دہرہ یہی کی مثال فرس دونوں کا ایک معنی (احال کو کام میں لانا) ہے۔

(۱۳) ابتداء۔۔۔ اس کی صورتیں ہیں۔

(۱) اس فعل کا مجرد غیر متصل ہو۔ مثلاً لُفَّ بمعنی حب کتاب اس متصل (لُفَّ) کا مجرد غیر متصل ہے۔

(۲) اس کا مجرد متصل ہو لیکن اس کا متصل ہو وہ مثال جہ۔۔۔ رُبَّ اِحتِما کرنا جس کے مجرد (خبر رب) کا متصل ہے اور نہ کا خارش زدہ ہوتا۔

☆ خاصیات باب تفعّل ☆

(۱) مطاوعت فَعَّلَ۔۔۔ مثال فَطَعْنَةُ فَتَطْعُنُ میں نے اس کو کھڑے کئے کیا پس وہ کھڑے ہو گیا پس فَعَّلَ نے فَعَّلَ کے بعد کرنا کر دیا ہے کہ مضمر (فہ مضمر) نے فاعل (عظم) کے لئے (کھڑے کھڑے کرنے) کو کول کر لیا ہے پس کھڑے کھڑے ہو گیا ہے۔

(۲) تَكَلَّفَ۔۔۔ ماخذ کُتِفَ مَضْرُوب ہوئے میں مشقت اٹھا، مثال فَتَضَوَّبَ زَيْدٌ "زید نے اپنے آپ کو حکمت کو کُتِفَ مَضْرُوب کیا۔ اب فاعل (زید) نے اپنے آپ کو ماخذ (کُتِفَ) کُتِفَ مَضْرُوب کرنے میں مشقت اٹھائی، کہ حقیقت میں وہ کوئی نہ تھا لیکن اس نے اپنے آپ کو کُتِفَ مَضْرُوب کیا ہے یا ماخذ کو حاصل کرنے میں مشقت اٹھا، مثال فَتَضَوَّبَ زَيْدٌ "زید نے حکمت میری کتاب فاعل زید نے ماخذ (مضمر) کو حاصل کرنے میں مشقت اٹھائی۔

فائدہ:- معنی (مضمر مضمر) نے تَكَلَّفَ کیلئے تَجَرُّع کی جو مثال دی ہے اس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ مثال مشکل کے مطابق نہیں ہے اس لئے کہ تَجَرُّع کا معنی صاف اور شہی الارب میں یہ ہے کہ اپنے آپ کو قعدا ہموکا ظاہر کیا اور تَكَلَّفَ میں ماخذ کا حصول بالفعل فاعل میں چھپتا نہیں ہوتا بلکہ اس میں ماخذ کے حصول کو مشقت کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے خواہ اس ماخذ کا حصول ممکن ہو چھے فَتَضَوَّبَ یا ممکن نہ ہو چھے فَتَضَوَّبَ۔

(۳) تَجَنَّبَ۔۔۔ فاعل کا ماخذ سے پرہیز کرنا اور چھوڑنا، مثال فَتَضَوَّبَ زَيْدٌ "زید گناہ سے بچا، اب فاعل (زید) نے ماخذ (خوب بمعنی گناہ) سے اجتر کر لیا ہے۔

(۴) لَبِسَ مَا اخَذَ۔۔۔ فاعل کا ماخذ کو پہنا، مثال فَتَخَمَّ زَيْدٌ "زید نے انگوٹھی پہنی اب فاعل (زید) نے ماخذ (خاتم بمعنی انگوٹھی) کو پہنا۔

(۵) تعطل ماخذ کو کام میں لانا اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) ماخذ قائل کے ساتھ اس طرح ملا ہوا ہو کہ اس سے جدا محسوس نہ ہو مثال "ذہن زائد" مزید قبل کو کام میں لایا یعنی جسم پر ملا اب ماخذ (ذہن) بمعنی قائل (کو کام میں لایا گیا ہے) زید نے اس کو استعمال کیا اور ماخذ (ذہن) قائل (زید) کے ساتھ اس طرح ملا ہوا ہے کہ اس سے جدا محسوس نہیں ہوتا۔

(۲) ماخذ قائل کے ساتھ ملا ہوا تو ہو لیکن اس سے الگ محسوس ہو مثال "قصر من زائد" مزید وصال کو کام میں لایا اب ماخذ (قصر من بمعنی وصال) قائل (زید) کے ساتھ ملا ہوا تو ہے لیکن اس سے الگ اور جدا محسوس ہوتا ہے۔

(۳) ماخذ قائل کے ساتھ ملا ہوا تو نہ ہو لیکن اس کے قریب ضرور ہو مثال "تخلف من زائد" زید غیر کو کام میں لایا یعنی اس کو نصب کیا اب ماخذ (خیر) قائل (زید) کے ساتھ ملا ہوا تو نہیں لیکن اس کے قریب ضرور ہے۔

(۶) اتخاذ اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) قائل کا ماخذ کو بنا مثال "تخلف من زائد" میں نے غیر بنایا اب قائل نے ماخذ (غیر) یعنی خبیثہ جس کا معنی غیر ہے کو بنا لیا ہے۔

فائدہ:- مصنف نے اس کی مثال میں "تنبؤ" لکھا اور اس کے بعض نے یہ معنی (درود افطای) کیا یہ درست نہیں کیونکہ لغت کی منبر کتب میں "تنبؤ" کے معنی دربان بنانے کیے گئے ہیں اور اس معنی کے اعتبار سے اس میں اگرچہ غلطی کا احتمال ہے لیکن مصنف کا اس کی تیسری صورت کو اول صورت کی مثال کیلئے لانا خالی از ساق نہیں ہے۔

(۲) قائل کا ماخذ کو پکڑنا مثال "تخلف من زائد" میں نے اس سے پتا پکڑ لیا اب ماخذ (جزو" بمعنی پتا) کو پکڑ لیا گیا ہے۔

(۳) قائل کا کسی چیز (مفعول بہ) کو بین ماخذ بنا مثال "توسد الخبیر" اس نے چکر کو مگر بنایا اب قائل نے مفعول بہ (الجر) کو بین ماخذ (وسادہ" بمعنی مگر) بنایا۔

(۴) قائل کا کسی چیز (مفعول بہ) کو ماخذ میں لینا مثال "تأبط خجراً" اس نے چکر کو نعل میں لیا، "تأبط خجراً" اس نے شکر کو نعل میں لیا ہے۔ اب ان دونوں مثالوں میں مفعول بہ (خجر و شکر) کو ماخذ (نعل) بمعنی نعل میں لیا ہے۔

(۷) تذریج۔۔۔ فاعل کا کسی کام کو بار بار آہستہ آہستہ کرنا، اس کی دہرہ دہرہ میں۔

(۱) وہ کام ایک دفعہ کرنے سے حاصل ہو سکے، مثال تجزئ زید "البناء" زید نے پانی کھنٹ کھنٹ پیاب فاعل نے ایک کام (پانی پینا) کو آہستہ آہستہ بار بار کیا جبکہ ایک دفعہ بھی پانی پیایا نہ سکا ہے۔

(۲) اس کام کا ایک دفعہ حاصل ہونا ممکن ہو۔ مثال تخطئ زید "القرآن" زید نے قرآن پاک کو تھوڑا تھوڑا یاد کیا اب فاعل (زید) نے ایک کام (قرآن مجید کو یاد کرنا) کو تھوڑا تھوڑا بار بار یاد کیا اور یہ کام ایک دفعہ کرنا ممکن ہے کیونکہ ہر قرآن پاک ایک ہی دفعہ یاد کرنا عادتہ محال ہے۔

(۸) تحوّل۔۔۔ فاعل کا یکن باخذ ہونا مثال تنصیر زید "زید نصرانی ہو گیا اب فاعل (زید) باخذ (نصرانی) ہو گیا فاعل کا باخذ جیسا ہونا مثال تفسیر زید "زید (معت علی میں) سمندر جیسا ہو گیا اب باخذ (بصر) معنی (بہا) کی شکل فاعل (زید) ہو گیا ہے۔

(۹) صیرورت۔۔۔ مثال فنون زید "زید مالدار ہو گیا اب فاعل (زید) صاحب باخذ (مال) ہو گیا ہے۔

(۱۰) موافقت، مجرد افغن فغنل، مشتقون بدل کی مثال تقفل اس کا مجرد قبل ہے اور دونوں کا معنی قول کرنا ہے، ہم کی مثال شہد لہجہ دونوں کا معنی ہے نیکو گوہر کرنا، ہم کی مثال تکذب کذب دونوں کا ایک معنی ہے سموت کی طرف نسبت کرنا۔ چہ ہم کی مثال فحوخ لہجہ فحوخ معنی حاجت طلب کرنا۔

(۱۱) ابتداء۔۔۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اس کا مجرد غیر مستعمل ہو مثال نشئیں سورج میں کھڑا ہونا اس کا مجرد بقول صاحب نو اور الوصول غیر مستعمل ہے لیکن مصباح اللغات صفحہ ۴۳۹ میں اس کا مجرد شخصیں بوزن انصو ذکر کیا ہے اور اس کا معنی انکار کرنا لکھا ہے۔

(۲) اس کا مجرد مستعمل ہو لیکن اس کا معنی اور ہو مثال تکلم کلام کرنا اب اس کا مجرد کلمہ تکلم آتا ہے لیکن اس کا معنی اور ہے معنی زخمی کرنا۔

خاصیات باب مفاعلة

(۱) مشارکت۔۔۔ فاعل اور مفعول کا فاعلیت اور مفعولیت میں شریک ہونا۔ یعنی دو اشخاص کا کسی کام کرنا کہ ان میں سے ہر ایک معنی کے اعتبار سے فاعل بھی ہو اور مفعول بھی لیکن انھوں کے اعتبار

سے ایک قائل ہو گا اور دوسرا مقول مثال قائل زید "عسروا" زید عمرو میں سے ہر ایک نے دوسرے کو مارا۔ اب قائل (زید) مقول (عمرو) فعل قائل (زائی) میں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح شریک ہیں کہ ہر ایک معنی کے اعتبار سے قائل بھی ہے اور مقول بھی۔

(۲) موافقت مجرد افعیل فعلن تفاعل، اول کی مثال متاعفرت متعفرت متعفرت دونوں کا ایک معنی ہے یعنی سڑک مارا، دوم کی مثال باعدتہ ابتعدتہ دونوں کا معنی ہے دور کرنا، سوم کی مثال مضاعف مضاعف دونوں کا معنی ہے دور کرنا، چارم کی مثال شاتمہ تشاتمہ دونوں کا معنی ہے ایک دوسرے کو گالی دینا۔

(۳) ابتداء اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اس کا مجرد غیر مستقل ہو مثال شاتمہ مرمحل کا متعل ہونا مقول صاحب نوادر اس کا مجرد غیر مستقل ہے لیکن مصباح اللغات میں اس کا مجرد فاعل معنی مقرر کرنا لکھا ہے۔

(۲) اس کا مجرد مستقل ہو لیکن اس کا معنی اور ہو مثال شامسی معنی تکلیف برداشت کرنا اس کا مجرد یعنی شمساً شمسو مستقل ہے لیکن اس کا معنی اور ہے یعنی سخت ہونا۔

☆ خاصیات باب تفاعل ☆

(۱) تشارك دو چیزوں کا اس طرح شریک ہونا کہ معنی کے اعتبار سے فعل ہر ایک سے صادر ہو اور ہر ایک پر واقع ہو لیکن ہر دو تشارك لتعول کے اعتبار سے قائل ہوں گے مثال تشاتمہ زید "وعسرو" و زید عمرو نے آپس میں گالی گلوچی کی۔ اب دو چیز (زید عمرو) فعل (گالی گلوچی کرنا) میں اس طرح شریک ہیں کہ ان میں سے ہر ایک سے گالی کا ہر اور صادر ہوئی اور ہر ایک پر واقع ہوئی بجز لتعول کے اعتبار سے دونوں قائل ہیں۔

(۲) شرکت فعل کے مصدر میں کہ دونوں میں سے ہر ایک سے فعل کا مصدر ہوا ہو لیکن فعل کسی پر واقع نہ ہو مثلاً تفاعل زید "ونحو" شیدنا زید وکبر ایک چیز کا لٹایا اب زید وکبر دونوں فعل (لٹایا) کے مصدر میں شریک تو ہیں لیکن وہ فعل (لٹایا) ان دونوں میں سے کسی پر واقع نہیں بلکہ شیدنا پر واقع ہے (واضح رہے کہ شرکت کی یہ قسم فعل و تاء ہے)۔

(۳) تحلیل قائل کا اپنے غیر کو اپنے اندر ماضی کا حصول دکھانا یعنی قائل میں ماضی حاصل نہ ہو لیکن دوسرے کے سامنے یہ ظاہر کرے کہ اس کے اندر ماضی حاصل ہے مثلاً "تعارض زینہ" زینہ نے اپنے آپ کو بتا کر ظاہر کیا باب قائل (زینہ) نے اپنے اندر ماضی (مرضی) کے حصول کو ظاہر کیا ہے کہ میں بیمار ہوں جبکہ حقیقت میں وہ تندرست ہے۔

فائدہ۔ تحلیل اور باب قائل کا جو خاصہ تکلف مذکور ہو اس میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں فعل کا ماضی قائل کو پہنچتا ہے اور وہ اپنے اندر اس ماضی کے حصول کی کوشش کرتا ہے بخلاف تحلیل کے کہ اس میں ماضی فعل کو قائل پہنچا پہنچ کر رہتا ہے اور حصول ماضی قائل کا مقصود نہیں ہوتا بلکہ کسی مقصد کی خاطر اپنے آپ کو ماضی کے ساتھ تصنع ظاہر کرتا ہے۔

(۴) مطاوعت مذغل بمعنی افغزل یعنی وہ قائل جو انقدر کے معنی میں ہے اس کی مطاوعت۔ مثلاً "بنا غنڈۃ فتنبا غنڈۃ میں نے اس کو دور کیا پس وہ دور ہو گیا، بنا غنڈۃ انقدرت کے معنی میں ہے باب قائل (جاد) نے فنا غن (بنا غنڈۃ) کے بعد آ کر یہ ثابت کیا ہے کہ مفعول (دھیمیر) نے قائل کے اثر (دور کرنے) کو قبول کر لیا ہے اور دور ہو گیا ہے۔

(۵) موافقت مجرد افغزل، بدل کی مثال غلاً (جو کہ غالی کا مجرد ہے) اس کا اور قالی دونوں کا ایک معنی ہے یعنی مجبور ہونا اور ہم کی مثال فتنبا غن، انین دونوں کا معنی ہے فتن میں آنا۔

(۶) ابتداء۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

(i) اس کا مجرد مستقل ہو مثلاً فلا خلق ایک دوسرے میں داخل ہوتا بقول صاحب نو اور اس کا مجرد غیر مستقل ہے لیکن مصباح اللغات میں اس کا مجرد لغتی بمعنی چمکانا مذکور ہے۔

(ii) اس کا مجرد مستقل تو ہو لیکن اس کا معنی اور ہو، مثلاً فتنبا زنی بمعنی بلند ہونا یا برکت ہونا اس کا مجرد ہوئی مستقل ہے لیکن اس کا معنی اور ہے یعنی اقامت کرنا۔

فائدہ۔ وہ لفظ جو باب مضاہلہ میں دو مفعول کو چاہتا ہے جب اس کو باب قائل میں لیا جائے گا تو اس وقت ایک مفعول کو چاہے گا۔ مثلاً جاذنبت زینہ اثنو باب اس مضاہلہ (جاذنبت) کے دو مفعول ہیں جب اس کو قائل کی طرف لے گئے تو اس نے ایک مفعول کو چاہا۔ مثلاً تسجا ذنبتا اثنو باب اور اگر مضاہلہ ایک مفعول کو چاہتا ہے تو جب اس کو قائل کی طرف لائیں گے تو اس وقت وہ مضمحل نہ ہے گا

(II) مجرد متعل ہو لیکن اس کا معنی اور ہو مثلاً استسلم یعنی ہار گیا اس کا مجرد متسلم ہے اور اس کا معنی سالم رہتا ہے۔

☆ خاصیات باب استفعال ☆

- (۱) طلب ماخذ مثلاً استَطْعَنَتْهُ میں نے اس سے طعام طلب کیا، اب فاعل (شکلم) نے مفعول (ضمیر) سے ماخذ (طعام) طلب کیا ہے۔
- (۲) لیاقت جیسا کہ استَرْفَعَ الثُّوبُ کپڑا پیوند کے لائق ہوا، اب فاعل (الثوب) ماخذ (رُفْعَةً "بمعنی پیوند) کے لائق ہوا۔
- (۳) وجدان مثلاً استَشْخَرْتُهُ میں نے اس کو کرم کے ساتھ موصوف پایا، اب فاعل نے مفعول کو ماخذ (کرم بمعنی احسان و سخاوت) کے ساتھ موصوف پایا ہے۔
- (۴) حسبان فاعل کا کسی چیز یعنی مفعول کو ماخذ کے ساتھ موصوف گمان کرنا، مثلاً استَشْخَسْتُهُ میں نے اس کو اچھا گمان کیا، اب فاعل نے مفعول کو ماخذ (حُسن) کے ساتھ موصوف گمان کیا ہے۔
- وجدان اور حسبان میں فرق :- وجدان میں مفعول کا ماخذ کے ساتھ موصوف ہونے کا یقین ہوتا ہے جب کہ حسبان میں مفعول کا ماخذ کے ساتھ موصوف ہونے کا گمان ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان گمان اور یقین والا فرق ہے۔
- (۵) تحویل اس کی دو قسمیں ہیں۔
- (۱) کسی چیز کا یقین ماخذ ہونا اور تبدیلی بھی صورت ہو مثلاً استَشْخَرْتُ الطَّيْنَ مثل پتھر بن گئی اب فاعل (الطین) یقین ماخذ (خجر " بمعنی پتھر) ہو گیا ہے اور یہ تبدیلی بھی صورت ہے۔
- (II) کوئی چیز ماخذ کی طرح ہو جائے اور تبدیلی بھی معنوی ہو مثلاً استَشْفَقْتُ الْجَنْلُ اوتھ اوتھی کی طرح ہو گیا یعنی اس کے صفات اوتھی والے ہو گئے اب فاعل (الجنل) ماخذ (ناقة " ہو گیا ہے اور یہ تبدیلی بھی معنوی ہے۔
- (۶) استحاذ مثال استَوَطَّنَ الْقُرَى اس نے دیہاتوں کو وطن بنایا اب فاعل نے مفعول (القری) کو ماخذ (وطن) بنایا ہے۔

(۷) قصر..... مثال استفرجع اس نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اب ایک مرکب (اناللہ آہ) سے اس استفرجع کو اختصار کیلئے نکالا ہے۔

(۸) مطاوعت افعل، مثلاً افئضہ فاستقام میں نے اس کو سیدھا کیا پس وہ سیدھا ہو گیا۔ اب استعمال (استقام) نے افعل (افئضہ) کے بعد کرنا کرنا کرنا ہے کہ مفعول (ناہیمر) نے فاعل (حکلم) کے اثر (سیدھا کرنے) کو قبول کرنا ہے یعنی سیدھا ہو گیا ہے۔

(۹) موافقت مجرد افعل، ففعل الفاعل کے ساتھ معنی میں موافق ہونا، اول کی مثال قرأ استقر دونوں کا معنی ہے غمنا، دوم کی - مثال استنجان، انجان دونوں کا معنی ہے قول کرنا، سوم کی مثال تکبر، استکبر دونوں کا معنی ہے مکر کرنا، چارم کی مثال اغضض استغضض دونوں کا معنی ہے مضبوط پکڑنا۔

(۱۰) ابتداء..... اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اس کا مجرد غیر متصل ہو مثلاً استناجز علی الوساۃ وہ مکیہ پر لیڑا ہوا۔

(۲) مجرد متصل ہو لیکن اس کا معنی اور ہو مثلاً استنجان مد طلب کرنا اب اس کا مجرد غان استعمال ہوتا ہے لیکن اس کا معنی اور ہے یعنی عورت کا اوجیز عمر والی ہونا۔

☆ خاصیات باب انفعال ☆

(۱) لازم ہونا۔ خواہ اس کا مجرد بھی لازم ہو مثلاً انفرخ خوش ہونا یہ لازم ہے اس کا مجرد فخر بمعنی خوش ہونا بھی لازم ہے، یا اس کا مجرد متعدی ہو، مثال انصرف، پھرنا، یہ لازم ہے جبکہ اس کا مجرد صرف بمعنی پھیرنا متعدی ہے۔

(۲) علاج..... یعنی باب انفعال کا ان افعال سے ہونا جن کا معنی حس کے ذریعے مدرك ہوتا ہے۔ یعنی جن کا معنی اعضاء ظاہری (ہاتھ پاؤں وغیرہ) کے فعل کا اثر ہو مثلاً انکسر وہ ٹوٹا، انفطر وہ پٹا اب ان دونوں کا معنی (ٹوٹنا، پھلنا) جس یعنی آنکھ سے مدرك ہوتا ہے اور یہ معنی اعضاء ظاہری یعنی ہاتھوں کے فعل (ٹوٹنا، پھاڑنا) کا اثر ہے۔

(۳) مطاوعت ففعل مثال کسرتۃ فانکسر توڑا میں نے اس کو پس وہ ٹوٹ گیا۔

(۳) مطاوعت فاعل مثال اَغْلَقْتُهُ فَأَنْطَلَقُ میں نے اسکو بند کیا تو وہ بند ہو گیا۔
(۵) موافقت فاعل مثال اِنْخَضَعَ ابس کا معنی اپنے گھر یعنی خیمہ والا تھا ہے
بے خوف ہوتا۔

(۶) موافقت فاعل مثال اِنْخَبَزَ ابس کا اَخْبَزَ والا معنی ہے یعنی تیار کر دیا۔
تنبیہ یہ خاصہ (موافقت فاعل) بہت کم پایا جاتا ہے۔
(۷) ابتداء۔۔۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

- (i) اس کا مجرد غیر متصل ہو مثال اِنْخَبَزَ سورخ میں گیا اس کا مجرد غیر متصل ہے۔
- (ii) مجرد متصل ہو لیکن معنی اور ہو مثال اِنْطَلَقَ بمعنی پناہ ابس کا مجرد طَلَقَ متصل ہے
لیکن اس کا معنی ہے کٹا اور دور ہوتا۔

☆ خاصیات اَفْعِلْغَال ☆

انکی چار خاصیات ہیں۔

- (۱) لزوم یعنی لازمہ استعمال ہوتا ہے مثال اَخْطُو ذب کڑا ہوتا۔
- (۲) لزوم مبالغہ اس کو مبالغہ لازم ہے کہ اس کے معنی میں ہمیشہ مبالغہ ہوتا ہے مثال
اَخْشَوْ ضِفْتَ الْأَرْضِ زمین بہت گھاس دہلی ہو گئی۔
تنبیہ لزوم مبالغہ ہر معنی میں کیا گیا ہے کہ اس مبالغہ کو مسلم ہے لیکن یہ کہنا کہ مبالغہ اس کو لازم ہے
اس سے اس کا انکار کیا نہیں جاتا کیونکہ یہ مشکل ہے۔

- (۳) مطاوعت فاعل مثال اَنْتَبَهْتُ فَأَنْتَبَهْتُ میں نے اسکو بیدار کیا تو وہ بیدار ہو گیا۔
- (۴) موافقت اسفعل مثال اَخْطُو ضِفْتَ بمعنی اَسْخَطْتُ ضِفْتَ یعنی شگوا کرنا۔
تنبیہ یہ دونوں خاصے (مطاوعت فاعل۔ موافقت اسفعل) بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔

☆ خاصیات اَفْعِلَال اَفْعِلَال ☆

ان کے چار خاصے ہیں۔

- (۱) لازم ہونا لازمہ استعمال ہوتے ہیں نہ کہ متعدی مثال اَفْضَحْ اَفْضَحْ اَفْضَحْ دونوں کا معنی غفیر ہوتا۔

(۲) اگر مبالغہ لازم ہے یعنی انکے معنی میں مبالغہ زیادتی ضرور ہوگی صاحب نو اور نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ لغت کی مستتر کتب میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے گا مبالغہ لازم ہے۔

(۳) لَوْن کا انکے معانی کسی رنگ پر دلالت کرتے ہیں جسے اخضر، اخضار، سرخ، ہوا، اشود، اشودا، سیاہ ہوا۔

(۴) عیب کلام کے معانی کسی ظاہری عیب پر دلالت کرتے ہیں جیسے اخول، اخوال، بیجا ہو گیا۔
فائدہ:- ان دونوں بابوں میں فرق یہ ہے کہ اخوال طبعی و پیداؤنی لَوْن پر دلالت کرتا ہے اور اخعیال لَوْن عارضی پر دلالت کرتا ہے۔

☆ خاصیات افعوال ☆

اس باب کی ایک خاصیت ہے وہ یہ کہ اس کا یہ وزن مُقْتَضِب ہے یعنی جس سے یہ معقول ہوتا ہے بلکہ از سر نو یہی اس وزن پر آتا ہے مثال اخروط بہم الشیور ان کو ڈارنے کیچھل۔
فائدہ:- انتخاب اور ابتداء میں فرق یہ ہے کہ ابتداء عام ہے خواہ مجرد آتا ہو یا آتا ہو جبکہ انتخاب خاص ہے اس میں مجرد کانا یا ضروری ہے۔

☆ خاصیات، فعلت ☆

(رباعی مجرد) اس باب کی خاصیات بہت ساری ہیں جن کو شمار کرنا مشکل ہے ہم صرف جن خاصیات بیان کرتے ہیں۔

- (۱) قصر۔ مثال یسفلن اس نے بسم اللہ نرحمن الرحیم پڑھی۔
- (۲) الباس ماخذ۔ مثال یزققہ میں نے اس کو برقع پہنایا۔
- (۳) اچماطارع ہوتا۔ مثال غطرش السفل بصرہ فطرش پھیلا دیا۔

نے انکی انکو تود چھپ گئی۔
(فائدہ) (۱) یہ باب اکثر کج آتا ہے جیسے گڈشہ میں (۲) مضامف (رباعی) بھی اکثر آتا ہے جیسے کتبکب

(۳) بہر بہت کم آتا ہے مثال طنان

☆ خاصیات تفعیل (ربائی حرف)

اکی تین نامیات ہیں۔

(۱) تفعیل (اپنے مجرد) کے مطاع ہوتا ہے مثال سَرَفْتُهُ فَتَسْرِفُهُ میں نے اسکو کھڑکھڑایا تو اس نے بکھڑکھڑایا۔

(۲) اَقْبَضَاب مثال فَهْزَمَسَ تَزَعَجَا۔

(۳) مَوَاقَتْ تفعیل مثال تَغْذَمَرَاب اس کا معنی مجرد یعنی غَذَمَرُوہ ہے یعنی چینا

☆ خاصیات اِفْعِلَال

اس کی دو نامیات ہیں

(۱) لازم ہوتا ہے مثال اَبْرَزْشَقْ غَرَشْ ہوتا۔

(۲) تفعیل (ربائی مجرد) کے مطاع ہوتا ہے مثال فَاثْعَنْجَزَتْ فَاثْعَنْجَزَتْ میں نے اس کا خون بہایا تو وہ خون بہایا اور ہو گیا۔

☆ خاصیات اِفْعِيْعَال

اس کے دو نامیات ہیں۔

(۱) لزوم کہ یا کثر لازم استعمال ہوتا ہے مثال اَخْذُوْذِبْ کُثِرْ ہوتا۔

(۲) اس لازم ہالہ ہے کہ اس کے معنی میں ہمیشہ ہالہ ہوتا ہے۔ مثال اَعْشَوْشَفَتْ اَلْاَرْضُ زمین بہت گرم ہو گئی۔

تنبیہ لزوم ہالہ پامعروض کیا گیا ہے کہ ہالہ جو مسلم ہے لیکن یہ کہنا کہ ہالہ اس کو لازم ہے اس کا انکار نہیں ہوتا یہ شکل ہے۔

(۳) مطاعت تَعْلٌ مثلاً تَنْقِیْتُ فَاثْعَنْزَنْیْ میں نے اس کو لپیٹا تو وہ لپٹ گیا۔

(۴) مَوَاقَتْ استتفعل مثلاً اَخْلَوْذَتْ یَحْنِ اسْتَحْلَوذَتْ یعنی ٹھہرا کھتا۔

تنبیہ یہ دونوں نامیے (مطاعت تَعْلٌ، مَوَاقَتْ استتفعل) بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔

والله تبارک وتعالی اعلم بالصواب تمت الرسالہ لہ الحمد لله رب العالمین
والصلوة والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حل پر چند جملات "صرف" ثانویہ عامہ

پرچہ نمبر ۱۳۲۳ء ، ۲۰۰۲ء

سوال نمبر ۱ (الف) درج ذیل ابواب کی علامات تحریر کریں نیز ہر ایک کے مصدر کی مثال بمعنی تحریر کریں؟

افتعال ، استفعال ، افتعال ، تفاعل

(ب) باب تفعیل کے کسی مصدر سے فعل ماضی مجہول کی گردان بمعنی تحریر کریں؟

سوال نمبر ۲ (الف) نون ثقیلہ اور نون خفیفہ فعل مضارع کے کتنے اور کون کون سے مینوں کے ساتھ ملتی ہوتا ہے؟

(ب) الحاق کی صورت میں نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کے ماضی پر کون سی حرکت آتی ہے؟ تصدیقاً تحریر کریں۔

سوال نمبر ۳ (الف) ربائی حزیہ فید کے کل کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں؟ ہر ایک کی علامت تحریر کریں نیز ہر ایک کے مصدر کی مثال بمعنی تحریر کریں۔

(ب) ملحق کی تعریف تحریر کریں نیز بتائیں کہ غنائی حزیہ فید ملحق ربائی بحر کے کل کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں؟ ہر ایک کے متعلق بتائیں کہ اس کا الحاق کس طرح ہوا نیز ہر ایک کے مصدر کی مثال بمعنی تحریر کریں؟

سوال نمبر ۴ (الف) عور اور صید میں "واو" اور "یا" متحرک ہیں اور ماضی منقوج ہے لیکن اس کے باوجود الف سے نہیں بدلیں؟ اسکی وجہ تصدیق کریں۔

(ب) تَجِدُ اور فَتَجِدُ میں واو کے ساتھ ہونے کی اور تَوْجِدُ اور تَوْجُلُ میں واو کے ساتھ نہ ہونے کی وجہ ذکر کریں۔

(ج) درج ذیل کلمات کے اوزان تحریر کریں نیز حروف اصلیہ اور زائد کی نشان دہی کریں؟

مستوجب ، اجترام ، تغزیل ، خند ریس ، سفر جل

سوال نمبر ۵ درج ذیل صورتوں میں کیا تغلیل واقع ہوگی؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

(الف) دو ہمزہ محذوٰں کی اکٹھی آجائیں اور ان میں سے دوسرا محذوٰں ہو۔

(ب) اگر ہمزہ بعد و او و ہ و یا مد و اور یا ئے تصغیر کے بعد واقع ہو۔

(ج) اگر دو واو اول کلر میں اکٹھی آجائیں۔

(د) واو اور یا محذوٰں اگر فعل کے لام کلر کے مقابلے میں واقع ہو جائیں اور ان کا اعلیٰ مضمون یا محذوٰں ہو۔

سوال نمبر ۶ (الف) درج ذیل ابواب میں سے ہر ایک کے کوئی دو دو خواص اور مثالیں مع سانی تحریر فرمائیں؟

استفحال، تفعیل، تفاعل

(ب) درج ذیل خواص میں سے کسی تین کی مختصراً توضیح تحریر کریں۔ نیز بتائیں کہ یہ کس کس باب سے آتے ہیں نیز ہر ایک باب سے مثال مع معنی لکھیں کریں؟

تشاورۃ، ابتداء، تعدیہ، تغیر، احسان

حل پرچہ برائے سال ۲۰۰۳ء

جواب سوال نمبر (الف)۔۔۔۔۔

علامت باب استفحال :- اس باب کی ماضی میں قاء کلر کے بعد تاہ زائدہ ہوتی ہے مثال :
اجتنب وذن انتقل اب اس میں قاء (نجم) کے بعد تاہ زائدہ ہے کیونکہ یہ وزن میں قاء وین اور
لام میں سے کسی کے مقابلے میں نہیں اس کے صدر کی مثال اجتنب معنی پرہیز کرنا۔

علامت باب استفحال : اس کی ماضی میں قاء سے پہلے سین اور تاہ زائدہ ہوتے ہیں مثال
استنصر وذن استغفر اب اس میں قاء (نون) سے پہلے سین اور تاہ دونوں زائدہ ہیں اس کے
صدر کی مثال استنصر معنی مدد طلب کرنا۔

علامت باب استفحال : اس کی ماضی میں قاء سے پہلے نون زائدہ ہوتا ہے مثال انتظر وذن انتقل
اب اس میں قاء کلر (قاء) سے پہلے نون زائدہ ہے اس کے صدر کی مثال انتظر

علامت باب تفاعل : اس کی ماضی میں قاء سے پہلے تاہ اور قاء کے بعد الف زائدہ ہوتے ہیں مثال
تقاتل وذن تقاتل اب اس میں قاء (قاف) سے پہلے تاہ اور قاء (قاف) کے بعد الف زائدہ ہیں اس کے
صدر کی مثال تقاتل معنی لڑائی کرنا۔

جواب:-

لفظ	معنی	لفظ	معنی
تَقُولُ	قول کیا کیا وہ ایک مرد	تَقُولُنَّ	قول کیے گئے تم سب مرد
تَقُولَا	قول کیے گئے دو مرد	تَقُولْتُمُ	قول کیے گئے تم سب مرد
تَقُولُوا	قول کیے گئے وہ سب مرد	تَقُولْتِ	قول کی گئی تو ایک عورت
تَقُولْتِ	قول کی گئی وہ عورت	تَقُولْتُنَّ	قول کی گئیں تم سب عورتیں
تَقُولْنَ	قول کی گئی وہ عورتیں	تَقُولْنَ	قول کی گئیں تم سب عورتیں
تَقُولِي	قول کی گئی وہ سب عورتیں	تَقُولْتِ	قول کیا کیا میں ایک مرد ایک عورت
تَقُولْتِ	قول کیا کیا تو ایک مرد	تَقُولَا	قول کیے گئے دو مرد یا دو عورتیں سب مرد یا سب عورتیں

جواب سوال نمبر ۳ (الف) فون ثقیلہ مضارع کے تمام صیغوں کے ساتھ لگتا ہے جب کہ فون

خفیفہ صرف آٹھ صیغوں کے ساتھ لگتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام صیغہ	مثال
واحد ذکر غائب	تَضَرَّبَ
جمع ذکر غائب	تَضَرَّبُوا
واحد مؤنث غائب	تَضَرَّبَتْ
واحد ذکر حاضر	تَضَرَّبْتُ
جمع ذکر حاضر	تَضَرَّبْنَا
واحد مؤنث حاضر	تَضَرَّبْتِ
واحد مطلق	تَضَرَّبْتُ
مطلق مع المجر	تَضَرَّبْتُ

مصادر کے جن چھ صیغوں میں نون ثقیفہ نہیں آتا درج ذیل ہیں۔

نام صیغہ	مثال
خشیہ ذکر غائب	تَضَرَّبَانِ
خشیہ مؤنث غائب	تَضَرَّبَانِ
جمع مؤنث غائب	تَضَرَّبْنَ
خشیہ ذکر حاضر	تَضَرَّبَانِ
خشیہ مؤنث حاضر	تَضَرَّبَانِ
جمع مؤنث حاضر	تَضَرَّبْنَ

جواب (ب) پانچ صیغوں (واحد ذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد ذکر حاضر، واحد تَضَرَّبْنَ تَضَرَّبَانِ تَضَرَّبْنَ تَضَرَّبَانِ تَضَرَّبْنَ تَضَرَّبَانِ) میں نون ثقیفہ و خفیہ کا اقل مفتوح ہوتا ہے مثال لِيَضْرِبَنَّ لِيَضْرِبَنَّ لِيَضْرِبَنَّ لِيَضْرِبَنَّ لِيَضْرِبَنَّ لِيَضْرِبَنَّ (جمع ذکر غائب جمع ذکر حاضر) میں نون ثقیفہ و خفیہ کا اقل مضموم ہوتا ہے مثال تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا (تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا) میں نون ثقیفہ و خفیہ کا اقل مفتوح ہوتا ہے مثال تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا تَضَرَّبْنَا

جواب سوال نمبر ۳ (الف) رباعی حرز فیہ مزہ وصلی کے بغیر ہوا تو اس کا ایک باب ہے وہ ہے "تَفْعَلُ" اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی میں چار حروف سے پہلے تا مذکر ہوگی مثال تَفْعَلُ وَزَن تَفْعَلُ اب اس کے شروع میں تا مذکر ہے مصدر کی مثال تَفْعَلُ معنی نہیں پہنچتا۔ رباعی حرز فیہ مزہ وصلی کے ساتھ ہوا تو اس کے دو باب ہیں۔

(1) اَفْعَلَال "اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی و مصادر وغیرہ میں دوسرا لام مشدود ہوتا ہے اور مشدود لام میں ایک تا مذکر ہوتا ہے جبکہ ماضی و اسر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے مثال اَفْعَلَال وَزَن اَفْعَلَال اب اس میں دوسرا لام (راء) مشدود ہے اور اسی مشدود میں سے ایک چاروں اصلی حروف سے تا مذکر ہے مصدر کی مثال اَفْعَلَال "معنی بدن پر ہالوں کا کھڑا ہونا۔

(2) اَفْعَلَال "اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں یمن نکر کے بعد نون تا مذکر ہوتا ہے جبکہ ماضی و اسر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے مثال اَفْعَلَال وَزَن اَفْعَلَال اب یمن (راء) کے بعد نون تا مذکر ہے مصدر کی مثال اَفْعَلَال "معنی خوش ہونا۔

(ب) الحاق ثلث میں ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملانا، اصطلاح صرف میں الحاق کی تعریف یہ ہے کہ مثنوی مجرد میں ایک یا زیادہ حرف بڑھا کر اس کو برہائی مجرد یا برہائی حرید کے ہم وزن کرنا مثال جلب (جو کہ مثنوی مجرد ہے) کے ساتھ ایک حرف (باء) کو بڑھایا تو جلبت میں گیا تو اب جلبت مثنیٰ برہائی مجرد ہے جو مثنوی کے آخر میں ایک حرف بڑھانے سے مثنیٰ ہوا ایسے ہی اسی جلب کے اول میں باء اور آخر میں باء بڑھانے سے یہ مثنیٰ برہائی حرید ہو جائیگا۔ مثال ثلث جلبت

مثنوی مزید فیہ مثنیٰ برہائی مجرد اس کے کل سات باب ہیں۔ (1) 'فَجَلْبُ' ایک لام کو دو بار دکر کرنے کی وجہ سے یہ مثنیٰ برہائی مجرد ہوا مثال جلبت اصل جلب ہے ایک لام (باء) کو بڑھانے سے مثنیٰ ہوا صدر کی مثال جلبت، 'مثنیٰ چارہ پہننا۔ (2) 'فَجَوْلُ' عین کے بعد واو زائد کرنے سے مثنیٰ ہوا مثال سنزول اصل میں سنزل ہوا کے بعد واو بڑھانے سے مثنیٰ ہوا صدر کی مثال سنزول، 'مثنیٰ تھلوار پہننا۔ (3) 'فَفِغْلُ' فاء کے بعد یا بڑھانے سے مثنیٰ ہوا مثال ضیطر اصل میں ضیطر تھا صدر کے بعد یا بڑھانے سے مثنیٰ ہوا صدر کی مثال ضیطر، 'مثنیٰ تھانہ ہونا۔ (4) 'فَفِغْلُ' عین کے بعد یا بڑھائی مثال شریف اب اصل میں شریف تھا صدر کے بعد یا بڑھائی تو شریف ہوا صدر کی مثال شیریف، 'مثنیٰ بھتی کے بڑھے ہوئے بچے کا نام۔ (5) 'فَوَغْلُ' فاء کے بعد واو بڑھائی جیسے جوزب اصل میں جوزب تھا واو بڑھانے سے مثنیٰ ہوا صدر کی مثال جوزب، 'مثنیٰ جراب پہننا۔ (6) 'فَفِغْلُ' عین کے بعد نون بڑھائی مثال قلنس اب عین کے بعد نون زائد کرنے سے مثنیٰ ہو گیا۔ صدر کی مثال قلنس، 'مثنیٰ ٹوپی پہننا۔ (7) 'فَفَعْلُ' لام کے بعد یا بڑھانے سے الحاق ہوا مثال قلنسی اصل میں قلنس تھا عین کے بعد یا بڑھائی (دو بار) ہوا صدر نساغ الف سے بدل گئی تو قلنسی ہوا تو مثنیٰ برہائی مجرد ہو گیا مثال صدر قلنسا، 'ٹوپی پہننا۔

جواب سوال نمبر ۵ (الف) ایسی صورت میں دوسرے ہمزہ کو یا ب سے بدلنا جائز ہے مثال ائمتہ "کس کو ائمتہ" پڑھنا بھی جائز ہے

(ب) ایسی صورت میں ہمزہ کو اس کے باقی والے حرف جیسا کہ اول کو دوم میں او عام کر دیں گے مثال مَفْرُوءَ "اصل میں مَفْرُوءَ" تھا ہمزہ واو زائد ہمزہ کے بعد آیا تو اس کو واو کیا اول واو کو

دوم میں مدغام کیا مقروۃ " ہو اخطیئة اصل میں خطیئة تھا امرہ یاہ کے بعد یا اس کو با سے بدل کر اول یا کو دوم میں مدغام کیا تو خطیئة ہو اقفینس " اصل میں اقفینس " تھا امرہ کو یاہ تغیر کے بعد آنے کی وجہ سے یاہ کیا پھر یاہ بدل کر دوم میں مدغام کیا تو اقفینس " ہوا۔

(ج) ایسی صورت میں اول کو جو یاہ امرہ سے بدلا جاتا ہے مثال اواجیل اصل میں وواجیل تھا دو وا شروع کل میں آنے اول کو جو یاہ امرہ سے بدلا تو اواجیل ہوا۔

(د) (ا) واکلام کے مقابلے میں آنے باقی کسور ہو تو یاہ ہو جائیگی مثال ذجعی اصل میں ذجوع تھا وا کسورہ کے بعد آنی وجہ سے یاہ سے بدل گئی۔

(ر) یا کلام کے مقابلے میں آنے باقی مضموم ہو تو وا سے تبدیل کی جائیگی مثال ذہو اصل میں ذہو تھا یا کلام کے مقابلے میں آنے باقی مضموم تھا تو وا ہو گئی۔

جواب سوال نمبر سوم (الف) چونکہ قاعدہ میں یہ شرط تھی کہ وہ لفظ جس میں وا اور یاہ متحرک واقع ہے کسی لہجہ میں صواب ہو تو وا اور خبیذ ہر دو میں صواب والا سنی ہے کہ عور کا سنی ہے یک چشم ہونا اور خبیذ کا سنی ہے نیل می گردن والا ہونا۔

(ب) چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو وا علامت مضارع مفتوح اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ گر جاتی ہے بعد اصل میں تو جڈ تھا وا علامت مضارع (ت) اور کسرہ کے درمیان آئی تو گر گئی تھجہ ہوا۔ اور دوسرا قاعدہ ہے یہ لفظ جس میں یحین یا لام کل حرف حلقی ہو اور اس لفظ میں وا علامت مضارع مفتوح اور یح کے درمیان آئے تو وہ وا گر جاتی ہے۔ نیز یحیہ اصل میں یحیہ تھجہ تھا وا علامت مضارع مفتوح (ی) اور یح کے درمیان واقع ہے اور اس لفظ (یحیہ) میں یحین کل (ح) حرف حلقی بھی ہے تو وا کو گرلا یحیہ تھجہ اور یحیہ تھجہ میں علامت مضارع مفتوح نہیں ہے بلکہ مضموم۔ چنانچہ اقاعدہ میں ذکر شرط پائی گئی اس لئے وا گر گئی۔

(ج)

کلمہ	وزن	حروف اصل	حروف زائدہ
مشتوجب	مشتوجعل	وا کجم یاہ	یم سین تاہ

افترام	افتعال	حاضر و سیم	الف تا ث ش ر ل حال امر
تغزیل	تفعیل	نون دراء لام	یا
خفدریس	فعلیل	خاء نون و زال دراء سین	یا
تغزیل	فعلیل	سین و قاء دراء و ج و لام	x x

- (۱) فعل میں واؤ لام کی جگہ پر کسرہ کے بعد آئے تو اس کو یا کے ساتھ تبدیل کر دیا جاتا ہے جیسے
ذہن اصل میں ذجو تھا واؤ کسرہ کے بعد نیکی وجہ سے یا سے بدل گئی۔
(۲) فعل میں یا و لام کی جگہ پر آئے اور اس کا قائل مضموم ہو تو اس یا کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے نہج
اصل میں نہجو تھا یا فعل کے اندر ضم کے بعد آئی تو واؤ سے بدل گئی۔
جواب سوال نمبر ۶ (الف) استعمال کے دو مقام ہیں۔

- (۱) ابتداء اس کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) استعمال کا مجرد مستقل نہ ہو جسے استغناء خیر حاکم اور
(۲) اس کا مجرد مستقل ہو لیکن معنی اور ہو مثال استغناء معنی ہے دریافت یا صاف کرنا اس
کا مجرد (مان) مستقل تو ہے لیکن اس کا معنی اور ہے معنی ہے مدد کرنا۔
(ب) تظاہر قائل اور مفعول میں سے ہر ایک کا فعل کے مصدر اور وقوع میں شریک ہونا
مثال نشا قننا دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی یہ باب قائل سے آتا ہے۔

ابتداء اس کی تشریف ابھی گزری ہے یہ باب استعمال سے آتا ہے۔
تعدیہ لازم کو متعدی کرنا مثال اذغبت زیند "غصروا زید عمرو کو لے گیا یہ باب فعال کا عامر

چہ۔
مصحف قائل کا مفعول کو صاحب افتد یا مثال اخرجتہ میں نے اس کو خروج والا کر دیا یہ باب
فعال کا عامر ہے۔

حکمان قائل کا مفعول کو افتد کے ساتھ موصوف کھتا مثال ائسف خفنت زیندا میں نے زید کو
اچھا کہا۔

سالانہ امتحان الشہادۃ الائنویۃ - العلامۃ سنہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۳ء

وقت تحسین گئے تیسرا پرچہ صرف کل نمبر ۱۰۰

نوٹ :- آخری دو سو سو سال لازمی ہیں جب کہ باقی سوالات میں "یا" کے ساتھ اختیار دیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۱ :- (۱) فعل کی باقیاہ معنی، زمانہ اقسام اور اسطر قریر کریں۔ نیز فعل معروف اور فعل مجهول کی تعریف اور مثال قریر کریں۔

(۲) معانی مجرّد کے کل کتنے اور کون کون سے ایجاب ہیں جن میں سے کون سے لامعرب کہلاتے ہیں؟ نیز کسی ایک باب کی صرف صغیر قریر کریں۔

(۳) مصدر مجرّد معانی مجرّد کے تین کل کی حرکت کے بارے میں قاعدہ قریر کریں کہ کب متحرک و کب مضموم اور کب مکسور ہوگا؟

(۱) فاعل ضمیمہ فعل مضارع کے کون کون سے سینوں کیساتھ ملتی ہوتی ہے نیز بتائیں کہ اس کے اطلاق سے فعل مضارع کے معنی میں کونسی تبدیلی واقع ہوتی ہے؟
(۲) فعل مضارع کو فاعل کہنے کی وجہ تسمیہ کریں۔

(۳) فعل لازم سے فعل مجہول اور ماضی معلول مثال کے ساتھ طریقہ قریر کریں۔
سوال نمبر ۲ :- (۱) اہم ظرف کون کون سے ایجاب سے متحرک المصنوع مکسور المصنوع آتی ہے مثالیں دیکر وضاحت کریں۔

(۲) مضامین کی طرف کس وزن پر آتی ہے؟ اگر اس میں صرفوں کا اختلاف ہے تو اسے نقل کر کے صحیح وقت کی بناء پر کریں۔

(۳) معلولہ اور معلولہ کے وزن کو نئے خصوصیتی معنی کیلئے آتے ہیں مثال دیکر وضاحت کریں۔

(۱) درج ذیل ایجاب کی علامات اور ان کے مصادر معانی قریر کریں۔

انفصال، المصنوع، المصنوع، المصنوع، المصنوع، المصنوع

(۲) ساخت اور اسکا کے معنی میں کیا فرق ہے؟ وضاحت کریں۔

(۳) علم صغیرہ میں مفت شبہ کے ذکر اور وزن میں سے کوئی دس نقل کریں۔

سوال نمبر 3۔ (i) درج ذیل جملوں میں سے کسی تین کے بارے میں بتائیں کہ یہ کون سے جملے ہیں؟ اصل میں کیا تھے اور ان میں کون سے قواعد جاری ہوئے؟

لَشَنٌ ، لَقْوًا ، مُجِئِي ، بَيْضٌ ، اِسْتِغْنَانَةٌ

(ii) مزہر محرک اگر تحرک کے بعد واقع ہو تو اس میں کون سا قاعدہ جاری ہوگا؟ مثال دے کر وضاحت کریں؟

(i) صرفوں کے نزدیک غامضیات ابواب کی وضاحت کرتے ہوئے باب تنصیح وفتح اور کسرم وکرم کی غامضیات تحریر کریں؟

(ii) درج ذیل امثلہ میں سے کسی دو کے بارے میں بتائیں کہ کس باب کی کون سی خاصیت ان میں پائی جاتی ہے۔ نیز ان کے معانی تحریر کریں؟

انقطعہ ، قضبانہ ، ذہبہ ، الحوق ، تشانما

(iii) درج ذیل ابواب میں سے کسی چار کے سامنے درج غامضیات کی تشریح و توضیح مع امثلہ و معانی تحریر کریں۔

باب	غامضیت	باب	خاصیت
تفائل	مضجیل	افتحال	افتحار
افتحال	افتحار	استحبال	تحول
افتحال	محووت	مقابلة	مشاركه

حل پرچہ برائے سال ۲۰۰۳ء

جواب سوال نمبر (i) فعل کی معنی و زمانہ کے لحاظ سے جن قسمیں ہیں۔ (۱) ماضی اس کی

مثال مضروب (۲) مضارع اس کی مثال مضروب (۳) امر کی مثال مضروب

فعل معروف ۔ وہ فعل ہے جس میں فعل کی نسبت فاعل یعنی کام کرنے والے کی طرف ہو مثال

مضروب زید نے مارا۔

فعل مجہول ۔ وہ فعل ہے جس میں فعل کی نسبت مفعول (جس پر کام واقع ہوا) کی طرف ہو۔ مثال

مضروب زید نے مارا گیا۔

(ii) معانی مجرور کے کل چھ ابواب ہیں ۔

(i)

	باب	مصدر	علامت
۱	"افعلال"	"اخمزار"	لام کمر کر یعنی دوبار ہے
۲	"افعللال"	"اخمزار"	لام کمر ہے ماضی مضارع میں الف زائد ہے جو مصدر میں یاہ سے بدل گئی
۳	"افعلعال"	"اخمزانشان"	ہمکن کمر کر ہے ماضی مضارع میں دو ہمکن کے درمیان دو زائدہ ہے جو مصدر میں یاہ سے بدل گئی
۴	"تفاعل"	"تقابل"	قاف کے بعد الف زائدہ ہے قاف سے پہلے تاء زائدہ ہے
۵	"تفعّل"	"تضخّج"	تاء زائدہ ہے جعدا لے چار حروف سہلی ہیں

(ii) سامع کا معنی ہے سننے والا اس طرح کہ سننا ہمیشہ اس کے لئے ثابت نہیں بلکہ جب تک دوسرا کلام کہتا رہے گا وہ سننا رہے گا یعنی اس کے معنی میں غیر (بہ لئے والا) کے ساتھ تعلق کا لفظ ہے سچ کا معنی ہے ہمیشہ سننے والا کہ سننے کا ثبوت اس سے ختم نہیں ہوتا یعنی اس کے معنی میں غیر (بہ لئے والا) کے ساتھ تعلق کا لفظ نہیں ہے۔

نمبر شمار	وزن	معنی	نمبر شمار	وزن	معنی
۱	"ضغَب"	خفت	۶	"خَبَد"	عمدہ
۲	"خَطَم"	کھرا ہوا	۷	"خَبَان"	بزدل
۳	"غَفُور"	بخشنے والا	۸	"خَشِن"	کھردرا
۴	"عَطَشَان"	چاسا	۹	"اَخْمَز"	سرخ
۵	"خَفُور"	سرخ گرت	۱۰	"خَضِن"	اچھا

سوال نمبر ۳ (i)۔ افسن اصل میں لؤضن قاصد جمع مؤنث غائبہ اور متحرک بالکل متحرک وہ الفاظ کو الف سے تبدیل کر دیا الف لٹا دیا کہیں کی وجہ سے کہ کیا افسن ہوا پھر غاکر یعنی لام کو حذف یا کیا تاکہ وہ الفاظ وہ مراد لیت کرے۔

(II) لَقُوا اصل میں لَقُوا تھا ۱۴ عدد نمبر ۱ جاری ہوا یعنی یا لام کی جگہ واقع ہوئی باقی کسوز تھا باقی کو ساکن کر کے یا وہی حرکت اسکو دی اور یا کو واؤ سے تبدیل کر دیا پھر دو واؤ کے درمیان اتفاقاً ساکنین ہوا پہلے والی واؤ گرائی لَقُوا ہوا۔

(III) مُضَيَّی "صدر ہے باب مضی مضی و مضی کا جو اصل میں مُضَوِّی " کا عدد نمبر ۱۴ جاری ہوا یعنی واؤ کو یا مددوں جمع ہوئے اور اول (واؤ) ساکن تھا واؤ کو یا دیا پھر یا کو یا ہ میں او عام کیا باقی کے ضم کو کسرہ کے ساتھ تبدیل کر دیا تو مضی ہوا۔

(IV) جَفَضَ جَفَضَ کی جمع ہے اصل میں جَفَضَ " تھا ۱۴ عدد نمبر ۲۳ جاری ہوا یعنی یا مددوں جمع ہوئے اور اول (واؤ) ساکن تھا واؤ کو یا دیا پھر یا کو یا ہ میں او عام کیا باقی کے ضم کو کسرہ کے ساتھ تبدیل کر دیا تو جَفَضَ ہوا۔

(V) اِسْتَجَانَتْ صدر ہے باب استعجال کا اصل میں اِسْتَجَوَام تھا واؤ مفتوح کا فتح باقی کو کسرہ واؤ کو الف کے ساتھ تبدیل کیا الف اتفاقاً ساکنین کی وجہ سے گر گیا اس کے عوض آخر میں تاء زائد کی گئی اسقنات ہوا۔

(۲) (I) اگر ہمزہ مفتوح ہمزہ مفتوح کے بعد آئے تو دوسرے کو واؤ سے بدلا جائیگا جیسے اَوَادِمُ اصل میں اَوَادِمُ تھا۔

(II) ہمزہ مکسور اگر ہمزہ مفتوح کے بعد آئے دوسرے کو یا سے تبدیل کیا جائے گا جیسے اَفِئْتَةُ " جو اصل میں اَفِئْتَةُ " تھا۔

سوال نمبر ۴ (I) صرفوں کے نزدیک عامر سے مراد وہ مثنیٰ ہے جس میں اختلف مثنیٰ رکبے والے اختلف مثنیٰ مشترک ہوں۔

عامیت ففتح ففتح یعنی یا لام میں حرف مثنیٰ ہو جیسے ذُغِبٌ وَذُغِبٌ وَذُغِبٌ وَذُغِبٌ عامیت کثر مَثُورَم اس باب کا مثنیٰ اسکی صفت ہو جس پر موصوف کی پیدائش ہوئی ہے مثال حَسَنٌ زَيْدٌ " زید خوبصورت ہوا۔ یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے۔

(II) اَفْطَفَنَتْهُ اَفْطَفَنَتْ انا میں نے اس کو شاخوں کا کاٹ دیا یعنی اسکاٹنے کی اجازت دی یہ باب افعال ہے اس میں عامیت اعطا ماضی ہے ذُغِبْنِي میں نے اس کو سہری کر دیا یہ باب تھقل ہے اس میں عامیت تکلیف ہے تَجَرَّعَ اس نے گھونٹ گھونٹ کر کے پی لیا یہ باب تھقل ہے اس میں عامیت تدبیر ہے تَشَافَهَنَ دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی یہ باب تھقل ہے اس میں عامیت تکرار ہے۔

- (۱) تحلیل :- قاع کا دوسرے کو اپنے اندر داخل ہو جو داخل دکھانا جبکہ حقیقتہً اس میں مادہ موجود حاصل ہو مثال تسماعل زید " زید نے اپنے آپ کو تیار دکھا کر کیا۔
 (۲) اطلاق :- قاع کا مادہ مثال اختبز زید " زید نے عمرو بنیامادہ عمرو ہے۔
 (۳) قول :- کسی چیز کا معنی مادہ ہونا مثال استغفر العظیف گارا پتھر ہو گیا مادہ حجر ہے۔
 (۴) صورت :- قاع کا مادہ کے وقت کو پہنچنا مثال اخضد الزرع کھیتی کھنے کے وقت کو پہنچی

مادہ صلا ہے۔
 (۵) مشارکت :- فعل و مفعول میں ہر ایک کا دوسرے کے ساتھ فعل میں شریک ہونا مثال فاضل زید " و غنرو " زید و عمرو نے باہم لڑائی کی۔
 سالانہ امتحان الشہادۃ الاثناویۃ العامۃ بابت سال ۲۰۰۱ء

نوٹ آخری دونوں سوالات لازمی ہیں۔ باقی دو میں سے کوئی ایک حل کریں
 سوال نمبر ۱:- (۱) غیر ملاتی مجرد سے ماضی مہول بنانے کا جامع قانون تحریر کریں اور مثالیں دے کر وضاحت کریں

(۲) علامت فعل مضارع کی حرکت کا قاعدہ لکھ کر تحریر کریں اور مثالیں دے کر وضاحت کریں۔
 (۳) غیر ملاتی مجرد سے اسم آل اور اسم تفضیل کا معنی لے کر مقصود ہو تو اس کا طریقہ تحریر کریں نیز اسم مہول اور اسم تفضیل میں فرق کی شہادت پیرہن کریں۔

سوال نمبر ۲:- (۱) نون خفیہ فعل مضارع کے کون سے مینوں کے ساتھ ملتی نہیں ہوتا؟ اور ملتی نہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟ نیز بتائیں کہ فعل مضارع کے جن مینوں کے ساتھ نون ملتی ہوتا ہے ان میں معنوی کون کون سی تبدیلی واقع ہوتی ہے؟

(۲) فعل امر حاضر ماضی بنانے کا طریقہ تفصیل تحریر کریں اور مثالیں دیکر وضاحت کریں نیز واحد و جمع سے فعل امر حاضر معروف کی گردان معنوی تحریر کریں۔

سوال ۳:- (الف) باب افعال اور فعیال میں سے ہر ایک علامت کی شہادت دو فتح پرہن قلم کریں نیز مثالیں بھی تحریر کریں۔

(ب) مصدر غیر ملاتی مجرد کے آخر سے ماقبل حرف پر کون سی حرکت آئے گی؟ اس کے بارے میں مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

(د) مطلق اور ملحق میں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں۔

سوال 4:- درج ذیل اجزاء پر کریں۔

(۱) اگر کوئی ماسینہ ہے؟ اصل میں کیا تھا اور اس میں کیا تھیلے واقع ہوئی ہے؟ نیز بتائیں کہ اس میں اور کتنی اور کوئی کون سی دھنیں چھپی جائیں گی اور کیوں ہیں؟

(ii) مقتول اصل میں مقتول تھا کس جگہ کے قتل اور کس طرح واد کو حذف کیا گیا؟ نیز بتائیں کہ کس میں کون سی واد کو حذف کیا گیا پہلی واد کو یا دوسری واد کو اور کیوں؟

سوال 5:- (الف) درج ذیل خواص میں سے کسی چار کی تشریح کو وضع مع اسطہ پر رقم کریں۔

علاقہ، قسمل، ہنگامہ، تحول، مطلب، مایند، حساب، قدرتی، تخلیق

(ب) درج ذیل الجواب میں سے ہر ایک کا ایک خاصہ اور امثال تحریر کریں۔

استعمال بمقتضى مقتضات

عمل پر چہرے سال ۱۳۴۱ھ تک

سوال نمبر (۱) غیر محال ہندو میں ماضی بھول جانے کا طریقہ۔ ماضی مہم میں جتنے مہم

خوف ہیں سوا آخر کے اقل کے ان تمام متحرک حروف کو ضم دیا جائے آخر کے اقل کو کسرہ دیا جائے اور

ماکنوں کو اپنے حال پر بھونڈ دیا جائے ہے اگر کم سے اگر کم کا آخر کے باقی (۱۱) کو کسر دیا جائے

ایک متحرک تھا (ہمزہ) اس کو ہمد یا یک ساکن تھا (کاف) اس کو اپنے حال پر رکھا اور استفہج سے

استخرج آخر کے اقل ما کا کرو، یا تمام حرکت (ہمزہ و...) کو حذف، یا تمام ماکن (سین، غاء...) اپنے

مالی پر ہے استخراج مواد۔

(ii) علامت مضارع کی حرکت کے بارے قاعدہ کلیہ علامت مضارع کی حرکت کے

مے میں چھوڑ کلیے یہ ہے کہ اگر باغی میں چار حرف ہوں خواہ تمام اصلی ہوں یا بعض اصلی اور بعض

مرضی تو مفاد میں صرف اس کی علامت مفاد میں نہیں ہوتی ہے جسے انگریزوں نے یقیناً

بَقَرُ الرَّحْمٰنِ هِیْ یَنْصُرُ یَجْتَنِبُ یَتَّقِلُ

(iii) میری ساری باتیں اس کے سامنے آکر کہیں گے۔

اسم تفصیل میں معنی کی زیادتی بہ نسبت دوسرے کے ہوتی ہے لیکن اس
میرا نیکر کا لانا ہوتا ہے جیسے زلفہ "اعْلَمُ مِنْ فَخْرٍ" (زید بکر سے بڑا عالم ہے) تو اسبہ میں اس کا
زیادتی بکر کے لحاظ سے ہے اور میرا میں زیادتی بذات خود ہوتی ہے میر کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہوتا
جیسے زلفہ "عَلَامٌ" (زید بہت جانتا والا ہے) اب زید کا بہت جانتا کسی اور کے ساتھ مقابلہ
ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲ (۱) نون خفیفہ مضارع کے درج ذیل صیغوں کے ساتھ ملحق نہیں ہوتا۔

مید	نام	مید	نام
خبر بان	مشیر ذکریا قاسم	خبر بان	خبر بان
خبر بان	مشیر ذکریا قاسم	خبر بان	خبر بان
خبر بان	خبر بان	خبر بان	خبر بان

خفیہ کے چار مہینوں میں نوٹن خفیہ اس لیے نہیں آ سکا کہ اس کے آنے سے نوٹن اسرائیلی کر جائے گا بلکہ نوٹن
ساکینے مع غیر عدہ لازم آئے گا الف خفیہ اور نوٹن خفیہ کے درمیان اور جمع سوٹ کے دو مہینوں میں
اس لیے نہیں آ سکا کہ نوٹن جمع کے بعد جب الف حاصل لائیں گے تو وہ الف ساکن ہو گا وہی الف ساکن
لازم آئے گا۔

(ii) امریکہ کے لئے ہے۔

(۱) علامت مضارع گراؤ اگر مابعد متحرک ہو تو آخر میں وقف کرو جیسے نعلیٰ سے علامت

مفسرین تا اگر بایا بعد (محمی) انحرک تھا آخر میں وقف کیا تو جزم آگئی بعد ہوا۔

(۲) علامت مفہوم اگرائے کے بعد باہر ساکن ہو تو پھر شروع میں ہنزہ و سلی مفہوم لاچکے اگر

مفسر کا مین کہ مضمون ہیچ آخری وقف کر، اگر جس وقت کہ حضرت سر اقصیٰ تا کو کر بلا بعد

(نوں) اس کی تعداد میں کل (صار) مضمون تھا تو شروع میں ہزاروں سال مضمون لے آئے اُنصُر ہوا

اگر میں کہہ دوں یا انکو دے تو ہزاروں سال کی بدنامی ہو جائے گی۔

چند حرکت کر کے مکمل ہے ہر حرف علت کر جائے گا جیسے ففتح سے الففتح، فضم سے الفضم، فکسر سے الفکسر، فزہمی سے الزم
و عام مصدر سے امر حاضر معلوم کی گردان

لفظ	معنی	مبذ
أَذْعُ	پکارو ایک مرد	واحد مذکر حاضر
أَذْعُوا	پکارو تم دو مرد	ثنیۃ مذکر حاضر
أَذْعُوا	پکارو تم سب مرد	جمع مذکر حاضر
أَذْعِي	پکارو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر
أَذْعُوا	پکارو تم دو عورتیں	ثنیۃ مؤنث حاضر
أَذْعُون	پکارو تم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر

(i)

	باب	مصدر	علامت
۱	"افعلال"	"اخذار"	لام تکرر یعنی دوبارہ ہے
۲	"افعیلال"	"اخذار"	لام کر ہے ماضی و مضارع میں الف زائد ہے جو مصدر میں یاہ سے بدل گئی
۳	"افعیغال"	"اخذیشان"	میں لگ کر کر ہے ماضی و مضارع میں دو میں کے دو میان و انوار زائد ہے جو مصدر میں یاہ سے بدل گئی
۴	"تفاعّل"	"تقابل"	فہ کے بعد الف زائد ہے فہاء سے پہلے تاؤ زائد ہے
۵	"تفعّل"	"تذخرج"	ابتداء میں چار حرف صلیہ سے پہلے تاؤ زائد ہے

(iii) (۱) غیر ملائی کرد کے جس مصدر کے اول میں تاؤ ہو اور تاؤ لگے مفتوح ہو تو اس میں

میں لگ کر موصوم ہوتا ہے جیسے تقابل تقابل۔

(۲) جس مصدر کے شروع میں ہزہ و صلی ہوں میں پہلے ساکن کا یا بعد مکسور ہوتا ہے

جیسے اجتنب "انبطار"۔

- (ii) اس پر صرف ہٹانے کا طریقہ تصنیف تحریر کریں اور مثالیں دے کر وضاحت کریں۔ ۵
(iii) ضل باطنی صرف جھوٹی خبر دے کر کل کتنے اور ان میں؟ اور ہر ایک کے اعتبار سے کل کتنے ابواب ہیں؟ ہر ایک کی مثال تحریر کریں۔ ۵

سوال نمبر 3:- (i) درج ذیل ابواب میں کسی ایک کی علامت اور صرف منفی تحریر کریں۔ ۸
بعض استعمال، استعمال

- (ii) حروف شب اور حروف قریب الگ الگ گھیس اور ان کی بھیہ تصنیف تحریر کریں۔ ۵
(iii) غیر جھوٹی خبر دے کر اصل تفصیل ہٹانے کا طریقہ تحریر کریں نیز بتائیں کہ کسی صورتوں میں جھوٹی خبر دے کر اصل تفصیل نہیں آتا اور کیوں؟ ۷
سوال نمبر 4:- (i) ملحق کی تعریف کریں نیز ملحق بردہ کی خبر دے کر کل کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں؟ ہر ایک کی مثال تحریر کریں۔ ۱۰

- (ii) علامت مفاد کی حرکت کے بارے میں قاعدہ کلیہ تحریر کریں اور مثالیں دے کر وضاحت کریں
(iii) بین بین قریب اور بین بین بیید میں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں نیز مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

- سوال نمبر 5:- (i) فتح کے بعد اگر واؤ یا او واقع ہو تو اسے تلف سے بولنے کے لئے کیا کیا شرائط ہیں؟
(ii) درج ذیل کے بارے میں بتائیں کہ یہ کون سے بیضے ہیں اصل میں کیا تھے؟ اور ان میں کون کون سے قاعدے کے تحت تبدیلی واقع ہوگی؟ ۱۲

قرنوں، بن، ضرزنا، مذکور، متوفی
سوال نمبر 6:- (الف) درج ذیل ابواب کی درود و غامیات مثالیں اور معانی تحریر کریں۔ ۲۰

- کرم، کرم، خبیب، خبیب
(ب) اس فتح وفتح کا کوئی امتیازی خاص ہے جو کہ دوسرے ابواب میں نہیں پایا جاتا؟ ۵
(ج) درج ذیل غصہ کی تشریح و توضیح مع اصطلاح معانی پر و قلم کریں نیز بتائیں کہ یہ غصہ کس کی باب کے ہیں۔ ۱۵

الزام، عجب، تصرف

حل پرچہ برائے سال ۱۴۲۰ھ ۲۰۰۰ء

سوال نمبر ۱: جس لڑکے کا دین اور نام میں کسی کی جگہ ہمزہ ہو مثال: اُنفر
 مسئلہ: جس لڑکے کا دین اور نام میں سے کسی کی جگہ حرف طے ہو جیسے: وَغْد۔
 مضامین: جس کے دین اور نام کی جگہ حرف ایک جس کے دین مثال: خُذْ اَمَلٌ میں خُذْ اَمَلٌ۔
 صرف مجمل کی تصریحات صلوٰۃ ۳۳ نمبر پر گزر چکی ہیں۔

(۲) لم یکن علیٰ اہل پاچا سینوں (واحد ذکر قاب، واحد مؤنث قاب، واحد ذکر حاضر، واحد مطلق
 عظمیٰ حاضر) کے آخر میں ۲ ام کرتا ہے سات سینوں (شبیہ ذکر قاب، شبیہ مؤنث قاب، شبیہ ذکر
 حاضر، شبیہ مؤنث حاضر، جمع ذکر قاب، جمع ذکر حاضر، واحد مؤنث حاضر) کے آخر سے نوں امرانی
 گرا رہا ہے۔

معنی تبدیل یٰ یہ کرتا ہے کہ مدار کا کسی حق کے حق میں گرا رہا ہے۔

تلفظ	معنی	مبدا
لَمْ يَنْتَضِرْ	نہیں مدد کی اس ایک مرد نے	واحد ذکر قاب
لَمْ يَنْتَضِرْ	نہیں مدد کی ان دوسروں نے	شبیہ ذکر قاب
لَمْ يَنْتَضِرُوا	نہیں مدد کی ان سب مردوں نے	جمع ذکر قاب
لَمْ تَنْتَضِرْ	نہیں مدد کی اس ایک عورت نے	واحد مؤنث قاب
لَمْ تَنْتَضِرْ	نہیں مدد کی ان دوسروں نے	شبیہ مؤنث قاب
لَمْ تَنْتَضِرْنَ	نہیں مدد کی ان سب عورتوں نے	جمع مؤنث قاب
لَمْ تَنْتَضِرْ	نہیں مدد کی تو ایک مرد نے	واحد ذکر حاضر
لَمْ تَنْتَضِرْ	نہیں مدد کی تم دوسروں نے	شبیہ ذکر حاضر
لَمْ تَنْتَضِرُوا	نہیں مدد کی تم سب مردوں نے	جمع ذکر حاضر
لَمْ تَنْتَضِرْنَ	نہیں مدد کی تو ایک عورت نے	واحد مؤنث حاضر

لَمْ تَنْصُرَا	تمھیں مدد کی تم دو عورتوں نے	خیرہ سوات حاضری
لَمْ تَنْصُرُونِ	تمھیں مدد کی تم سب عورتوں نے	جمع سوات حاضری
لَمْ أَنْصُرْ	تمھیں مدد کی میں ایک مرد یا ایک عورت نے	واحد حکم
لَمْ تَنْصُرْ	تمھیں مدد کی ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے	حکم جمع اخیر

توین قیصر کا قتل

حق دیکر عجب و حاضریں اس کا ناقص مضمون منہٹ حاضر میں کمزور جبکہ باقی صفحوں میں متفرج ہوتا ہے۔
قرونِ فقید کے الحاق سے پہلے مضامین کے حلقوں میں کیا کیوں نہیں ہوتی اس کے الحاق کے بعد حلقوں میں کیا کیوں
دکھائی جاتی ہے نیز اس کے الحاق کے بعد مضامین زمانہ استقبال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے مثال
نفس پرستیں ضروریاتِ ضرورت اور دیگر نایک مرد۔

(iii) خاص معروف ملائی مجروح کے کل تین وزن ہیں۔

فعل	مضارع	مثال
يفعل	يفعلُ - يفعلُ - يفعلُ	فَلَمَّا قَاتَلَ يُضْرِبُ، يَضْرِبُ يَضْرِبُ
فَعِلَ	فَعِلَ - فَعِلَ - فَعِلَ	خَصِمْتُ يَخْصِمُ، يَخْصِمُ يَخْصِمُ
فَعِلْ	فَعِلْ	كُزِمَ يَكْزُمُ

فعل	یعمل
سوال نمبر ۳ (۱) صرف معجز:- اجتنَبَ یُجْتَنَبُ اجتنَبْتُ اجتنَبْنَا فاجْتَنَبُوا اجتنَبَ اجتنَبْتَ اجتنَبْتُمْ اجتنَبُوا اجتنَبُوا	اجتنَبَ اجتنَبْتَ اجتنَبْتُمْ اجتنَبُوا اجتنَبُوا

(ii) حروف ثمریہ: یہ ہیں دال، ذال، زاء، سین، شین، صاد، طاء،

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

وجہ تسمیہ (۱) انجی شیبہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ والٹشمنس میں لام تریف اور کام کی اس اور حروف شیبہ میں بھی لام تریف کا اور کام ہوتا ہے اس مناسبت سے اور کام ہونے والے حروف کو شیبہ کہا گیا اور آخر میں چونکہ اور کام نہیں اس لئے جن حروف میں اور کام نہیں ہوتا ان کو تریف کہا جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ (۲) اور کام کی وجہ سے پہلا حرف دوسرے میں چسپ جاتا ہے جیسا کہ شمس (سورج) حصاروں کو چھو جاتا ہے اس لئے اور کام والے حروف کو شیبہ کہا گیا اور تریف یعنی چاء چونکہ حصاروں کو نہیں چھو جاتا اور کام نہ کرنے سے بھی پہلا حرف دوسرے میں نہیں چسپ جاتا اس لئے ان کو حروف تریف کہا گیا۔ حروف شیبہ کے سوا باقی تمام حروف تریف ہیں۔

(iii) وہ حروفی مجرد جن میں ان (رگ) یا شیبہ داخل ہو جیسے لٹینس لاغور (لا یک چشم) اس سے تمام تفصیلی ٹھکانے تیار ہوں (ایضاً، اعور) افضل صلی ہیں تو ایسے حروفی مجرد اور غیر حروفی مجرد سے تمام تفصیلی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس باب سے اسم تفصیل بنانا مقصود ہو اس کا مصدر منسوب لے کر اس سے پہلے قطعاً اشذ زیادہ کر دیں مثلاً اشذ فیاضاً اشذاً انحراماً اشذاً غواراً۔

سوال نمبر ۳ (i) اس کا جواب مقررہ نمبر ۲۰۲ پر نظام پر گزر چکا ہے

(ii) نمبر (i) ماضی میں چار حروف ہوں اصلی یا زائدہ تو اس ماضی کے مضارع معلوم میں نظامت مضارع مضموم ہوگی جیسے ماضی آگسزئم سے مضارع ٹسگسزئم۔ جہاں عرب ماضی سے مضارع فیضارہ۔

(۳) اگر ماضی میں چار حروف سے کم ہوں یا زائدہ تو اس کے مضارع معلوم میں نظامت مضارع مضموم ہوگی جیسے فیضسزئم اس کی ماضی فوضسزئم اس کی ماضی افضسزئم ہے۔

(iii) بین میں تریف۔ ہمزہ کو اس کے تخرج اور اس کی حرکت کے موافق حرف طے کے

تخرج کے بعد میان پڑھنا جیسے ضنم میں ہمزہ کو اس کے اور یا کے تخرج کے بعد میان ادا کرنا۔

بین میں بیہ۔ ہمزہ کو اپنے اور اپنے باقی کی حرکت کے موافق حرف طے کے تخرج کے بعد میان پڑھنا

کہ مثال مثلاً میں ہمزہ کو اپنے اور باقی کے تخرج کے بعد میان میں پڑھنا۔

سوال نمبر ۵ یہ شرائط ہیں

(۱) aa یا یا، با، بل کی جگہ پر نہ ہوں۔ (۲) aa یا یا، با، بل کا سین گرتہ ہوں۔ (۳) الف حشر سے

پہلے نہ ہوں (۴) زائدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں۔ (۵) یا و مشد سے پہلے نہ ہوں۔ (۶) تون تا کی

سے پہلے نہ ہوں۔ (۷) وہ لفظ جس میں واؤ پایا ہے کون واجب کے معنی میں نہ ہوں۔ (۸) وہ لفظ
فعلان کے وزن پر نہ ہو۔ (۹) فُعْلَی کے وزن پر نہ ہوں۔ (۱۰) فُعْلَہ کے وزن پر نہ ہوں۔
(۱۱) وہ لفظ ایسا افعال نہ ہو جو قائل کے معنی میں ہے۔

(۱۲) تَذَعْنِ :- صیغہ واحد مؤنث حاضر اصل میں تَذَعْنِیْن تھا اور لام کی جگہ آئی ماقبل مضموم
تھا اور حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی گئی اس کو ساکن کرنے کے بعد پھر واؤ ساکن ماقبل کو اس کو یا کیا
پہر یا بقیہ ساکنین کی وجہ سے گر گئی تَذَعْنِ ہوا۔

قی۔ واحد ذکر حاضر امر مضموم تَقِی سے علامت مضارع تاہم اگر پایا بعد حرکت تھا آخر میں
تفت کیا تو حرف علت یاہ گر گئی قی ہوا۔

مُذْکِر :- اسم ماضی از افعال اصل میں مُذْکِر تھا باب افعال کے قائل میں ذال واقع ہوئی تو
باب افعال کو ذال کیا پھر اس ذال کو ذال سے جلا پھر ذال کو ذم میں واقع کر یا مُذْکِر ہوا۔
مُزْنِی اصل میں مُزْنِی ہوا۔ "تھا اور یاہ ایک کلمہ میں جمع ہوئے اول ساکن تھا اور کو یا کیا یاہ کو
یاہ میں واقع کر یا یاہ کی مناسبت میں ماقبل کے ضم کو کسر سے بدل دیا مُزْنِی ہوا یہ اسم ماضی
واحد ذکر کا صیغہ ہے۔

سوال نمبر (۶) (الف) خاصیت خصیبت ینخصیبت اس باب کا کوئی خصوص خاص ذکر نہیں
کیا کیا چند ایک الفاظ (جسکی تعداد صاحب فضول اکبری کی تحقیق کے مطابق ۳۴ ہے) اس باب سے
آتے ہیں جن کو مضموم کرنے سے اس کے خواص کا اعجاز ہو جاتا ہے ان ۳۴ میں یہ الفاظ شامل ہیں تعین
(غزل پیش ہوتا) وُلِقْ (ہلاک ہونا) کُورَتْ (دارت ہونا)

(ب) باب فتح کا امتیازی خاص یہ ہے کہ اس کے وزن پر آنے والے باب کا یمن یا لام کلمہ حرف حلقی
ہوتا ہے۔ جیسے ذُعْبَ یَذْعُبْ (چاٹا)۔

(ج) (۱) اِرامِ تَعْدِی کو لازم ہوتا ہے باب افعال کا خاص ہے مثال اُخْمَتْ زَفِدَ "زیہ قرطبہ والا
کی گلاب خیمہ تَعْدِی کو اُخْمَتْ نے لازم کر دیا۔

(۲) تَجَدَّبَ فاعل کا ماضی سے پرہیز کرتا ہے باب تَفَعُّل کا خاص ہے مثال تَخَوَّبَ زَفِدَ "زیہ مرگنا
سے پہلے تَخَوَّبَ ہے۔

(III) تصرفِ فاعل کا ماضی کو حاصل کر کے کوشش کرنا یہ باب فعال کا خاصہ ہے مثلاً اکتسب زیند "الذین زینوا مال کما نے کی کوشش کی ماضی کسب" ہے۔
تفہیم المدارس (جلد ستہ) پاکستان

سالانہ امتحان المشاہدۃ الثانیۃ العشرۃ سنہ ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹۹۹ء

وقت تین گھنٹے تیسرا پچہ صرف کل نمبر ۱۰۰

نوٹ :- آخری دو سو سوالات لازمی ہیں باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں۔

سوال نمبر ۱ :- (الف) فعل اور اس کی اقسام طے کی تعریضات و اصطلاح کر لیں۔

(ب) فعل معروف، مجهول، مثبت اور منفی میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال مع معنی تحریر کریں۔

(ج) فعل اور اس کی باعتبار تعداد اور حروف صلیہ کئی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

(د) مضارع، ماضی، مضارع، بائی، تعلق، مفعول اور تعلق مفعول میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال تحریر کریں۔

سوال نمبر ۲ :- (الف) ماضی مجرد کے کل کتنے اور کون سے ایاد ہیں؟ کسی ایک کی صرف معنی تحریر کریں۔

(ب) فعل مضارع پر جب حرف لم داخل ہو تو اس میں تعلق اور معنی کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے؟ نیز بتائیں کہ اگر فعل مضارع کے آخر میں حرف طے ہو تو پھر کیا تبدیلی آئے گی؟

(ج) انصر صعد سے فعل جہ مجهول کی گردان مع معنی تحریر کریں۔

سوال نمبر ۳ :- (الف) باب الفتحال، انفعال اور فعلیال میں سے ہر ایک کی حدیث کی تشریح و توضیح پر غور کریں نیز مثالیں بھی تحریر کریں۔

(ب) مصدر غیر ماضی مجرد کے آخر سے، اعلیٰ حرف پر کوئی حرکت آئے گی؟ اس کے بارے میں مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

(ج) فعل مضارع معلوم غیر ماضی مجرد کے کلمہ صیغہ پر کون سی حرکت آئے گی؟ اس کے بارے میں کچھ تحریر کریں اور مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

(د) درج ذیل صورتوں میں کیا تحلیل واقع ہوگی؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

(۱) دو اوزنہ متحرک اگر اکٹھے آجائیں اور ان میں سے دوسرا سکون ہو۔

(۲) اگر تیسرا اوزنہ وہ یا مددہ اور یا و تقسیم کے بعد واقع ہو۔

(۳) اگر دو اوزنہ ایک کل میں اکٹھے آجائیں۔

(۴) اوزنہ یا ماکر فاعل کے لام کل کے مقابلہ میں واقع ہو جائیں اور ان کا فاعل سکون یا مضموم ہو۔

سوال نمبر ۴:- اسم غائب کی تعریف تحریر کریں نیز ظرف متعلق ایمن اور سکون ایمن کا ضابطہ لکھیں کریں اور مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

سوال نمبر ۵:- (الف) درج ذیل خواص میں سے کسی خواص کی تعریف واضح مع امثال پر درج کر دیں۔
۱۔ استعلاء، تسمی، انشاء، قول، سلب، ابتداء، حسان، تدریج، تکمیل

(ب) درج ذیل باب میں سے ہر ایک کا ایک ایک خاصہ اور مثال تحریر کریں۔
استعلاء، تسمی، انشاء، قول، سلب، ابتداء، حسان، تدریج، تکمیل

حل پرچہ برائے سال ۱۹۹۹ء تا ۱۴۱۹ھ

جواب سوال نمبر (۱) (الف) فعل کی معنی اور زمانہ کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں۔

(۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر

ماضی کی تعریف:- ماضی وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانہ میں کسی معنی کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے
لفعلن کیا اس ایک مرد نے گزشتہ زمانے میں

مضارع کی تعریف:- وہ فعل ہے جو موجودہ یا آنکندہ زمانے میں کسی معنی کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے
لفعلن کرتا ہے یا کرے گا اور ایک مرد نے حال یا استقبال میں

امر کی تعریف:- وہ فعل ہے جو آنکندہ زمانے میں حاضر و غائب فاعل سے کسی کام کی طلب پر دلالت کرے جیسے
لفعلن کر کہ ایک مرد آنکندہ زمانے میں

(ب)

فعل معروف:- وہ فعل ہے جس میں فعل کی نسبت فاعل یعنی کام کرنے والے کی طرف ہو جیسے

مضرب زینہ زینے مارا

(۱) ثبوت :- جس میں کام کے ہونے کا ذکر ہو جیسے ضرب زید "لیدنے مارا ضرب زید زید" (زید مار گیا)۔

(۴) مفتی :- جس میں کام کے نہ ہونے کا ذکر ہو جیسے "فاضرب زید" "زید نے نہیں مارا" "فاضرب زید" "زید نہیں مارا گیا۔"

(ج) فعل کی حروفِ صلیہ کی تعداد کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں۔

$$f_L(\mathbf{u}) \quad \quad \quad f_R(\mathbf{u})$$

عظائی :- جس میں تین حرف اصلی ہوں جیسے نصیر

رہائی۔ جس میں پانچ حروف اصلی ہوں جیسے ذخیر

قائد: رہائی میں چار حرف اصلی ہوتے ہیں قاء ، صیغہ اور دو لام

62

مضارع ثلاثی کی تخریف :- وہ ہے جس میں صیغہ و لام کی جگہ حرف ایک جیسے ہوں جیسے مثلاً
اور مثلاً یردّون فاعل اور فعل

مخالف رہائی کی تعریف :- وہ ہے جس میں غلام اور غلام خان کی جگہ و حرف ایک ہے اور یہ ہے "لزالہ" اور "زلزلہ بزدان فغان" اور "فغان"۔

الفیف مفروق :- جس میں قاف اور لام کی یکساں حرف ملے ہوں جیسے ”ذکر فغل“
 الفیف مقرون :- جس میں مین اور لام کی یکساں حرف ملے ہوں جیسے ”مکوی امل میں مکوی
 تھامہ ذرا فغل

نوٹ:- اس پڑچے کے باقی سرائات کے جزیات محلہ نمبر ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱ اور ۴۲ میں مل چکے ہیں۔

خلاصہ علم الصیغہ سوال جواب

انقادات

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا عبدالرشید صاحب مدظلہ العالی
از قلم :- محمد کلیم محمد اختر محمود (فاضل جامہ وغوثیہ ہدایت القرآن)
س :- کل کی قرینہ اقسام بیان کریں۔

ج :- کل لفظ موضوع ملکہ کو کہتے ہیں اور اس کی تین قسمیں ہیں (1) فعل (2) اسم
(3) حرف۔

س :- مصنف نے تقسیم کل میں فعل کو پہلے کیوں ذکر کیا ہے۔

ج :- اس لیے کہ علم صرف میں تقریرات سے بحث ہوتی ہے اور تقریرات فعل میں زیادہ ہیں۔

س :- کل کی اقسام ثلاثہ کی قرینہ کریں۔

ج :- (1) فعل وہ کہ ہے جو معنی مستقل پر دلالت کرے اور از منہ ملکہ یعنی ماضی، ماضی
اور استقبال میں سے کوئی زمانہ اس میں ہو۔ جیسے غریب۔

(2) اسم وہ کہ ہے جو ضمیر از منہ ملکہ کے معنی مستقل پر دلالت کرے جیسے بدل۔

(3) حرف وہ کہ ہے جو معنی غیر مستقل پر دلالت کرے جیسے من، الی۔

س :- معنی زمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج :- تین قسمیں ہیں (1) ماضی (2) مضارع (3) امر۔ اس لیے کہ فعل کا آخر ماضی، مضارع
کا ضمیر یا موضوع ہوگا یا امر فاعل یا متوقف پہلا ماضی، دوسرا مضارع اور تیسرا امر ہے۔

س :- فعل کی اقسام ثلاثہ کی قرینہ کریں۔

ج :- (1) ماضی وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانہ میں کسی معنی کے واقع ہونے پر دلالت کرے
جیسے فَعَلَ (اس ایک مرد نے کیا)

(2) مضارع وہ فعل ہے جو زمانہ موجودہ یا آنکھ میں کسی معنی کے واقع ہونے پر دلالت
کرے جیسے یَفْعَلُ (وہ ایک مرد زمانہ موجودہ یا آنکھ میں کرتا ہے یا کرے گا)

(3) امر وہ فعل ہے جو قائل مخاطب سے زمانہ آنکھ میں کسی کام کی طلب پر دلالت کرے
جیسے افْعَلْ (تو ایک مرد زمانہ آنکھ میں کر)

۱:- باطنی و مضافی معروف و مجهول کی تعریف کریں۔

ج:- باطنی و مضافی میں اگر فعل کی نسبت قائل یعنی کام کرنے والے کی طرف ہو تو وہ معروف ہے جیسے خُزب اور یُخْزب۔ اور اگر فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو یعنی جس پر کام واقع ہوا ہے تو وہ مجهول ہے جیسے خُزب اور یُخْزب۔
 ۲:- کیا امر بھی مجهول ہوتا ہے۔

ج:- نہیں کیونکہ امر مصنف کے نزدیک امر حاضر معروف میں مختص ہے اور امر کی مذکور تعریف بھی صرف امر حاضر معروف پر صادق آتی ہے۔

۳:- حروف صلیبہ کے اعتبار سے اقسام فعل بیان کریں۔

ج:- حروف صلیبہ کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کھلائی کے جس کے صیغہ واحد مذکر فاعل باطنی میں تھی حروف اصلی ہوں جیسے خُزب (۲) رباہی جس کی باطنی میں چار حروف اصلی ہوں جیسے یُخْزب۔

۴:- حروف اصلی اور زمانہ کی پہچان کیا ہے۔

ج:- صرفوں نے حرف اصلی اور حرف زمانہ کی پہچان کے لئے فاعل، مبین، ملام کو کھلائی میں فاعل مبین، ملام کو رباہی میں اور فاعل مبین، مبین کو فاعل مبین میں معز ان و معیار مقرر کیا ہے لہذا اگر حرف ان میں سے کسی ایک حرف کے مقابلے میں ہو گا وہ اصلی کہلائے گا اور جو ان میں سے کسی کے مقابلے میں نہیں ہو گا وہ زمانہ کہلائے گا۔

۵:- اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج:- اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی چار قسمیں ہیں (۱) صحیح (۲) مہوز (۳) متصل (۴) مضامف۔ انہیں اقسام اور ہر کو بعض نے تحت اقسام میں تقسیم کیا ہے جو درج ذیل شعر میں موجود ہیں
 صحیح است و مثال است و مضامف۔ لایف و فاعل و مہوز و اجوف

اور انہی اقسام اور ہر کو بعض نے اس اقسام میں تقسیم کیا ہے جو اس شعر میں موجود ہیں۔

صحیح و لایف و فاعل و مہوز۔ مثال و اجوف و فاعل مضامف۔

۶:- حروف صلیبہ کی تعداد اور وہ کونسی ہیں بیان کریں۔

ج:- حروف صلیبہ نام کر و خا و ذ و الف و یائے ما۔

ہر کہ ما و و سے دوسرا چار گوید دے ما

یعنی حرف طعت تین ہیں واو، الف، یاء، چنانکہ مجموعہ دانی ہے۔

وجہ تیس :- یہ مجموعہ ماضی شدت الم کے وقت کہتا ہے اس لئے ان کو حرف طعت کہا جاتا ہے
س :- اقسام اہم بیان کریں۔

ج :- اہم کی تین قسمیں ہیں۔

(1) مصدر - جو کسی کام پر دلالت کرے اور اس کے فاعلی ترجمہ کے آفریں دن یاقین ہو جیسے
الغروب زوان والفضل شتن۔

(2) شتن جو فعل سے نکلا گیا ہو۔ جیسے ضارب۔

(3) جلد - جو مصدر و شتن جیسے۔ زجل۔

س :- وہ کون سے اسماء ہیں جو فعل کی مثل ملاتی رہائی مجرد اور حرید ہوتے ہیں۔ نیز جگہ دیگرہ
دس قسموں میں مقسم ہوتے ہیں۔

ج :- ایسے اسم ہیں (1) مصدر (2) شتن

س :- تعداد حرف کے اعتبار سے اسم جلد کی اقسام بیان کریں۔

ج :- اس کی درج ذیل چہ قسمیں ہیں۔ ملاتی مجرد ملاتی حرید فی رہائی مجرد رہائی حرید فیہ
ملائی مجرد ملائی حرید فیہ۔

س :- انواع حرف کے اعتبار سے اسم جلد کی اقسام بیان کریں۔

ج :- انواع حرف کے اعتبار سے اسم جلد کی دس اقسام ہیں گج، مجموعہ وغیرہ۔

س :- فعل ماضی معروف ملاتی مجرد کے کتنے اور کون کون سے اوزان ہیں۔

ج :- تین اوزان ہیں (1) فعل (2) فعل (3) فعل

س :- ہر ایک اوزان سے ماضی کے مضارع اگر کریں۔

ج :- فعل سے مضارع کے تین اوزان ہیں۔ (1) بفعل (2) بفعل (3) بفعل

فعل کے مضارع ہیں۔ (1) بفعل (2) بفعل

فعل کا ایک مضارع ہے۔ بفعل۔

ہر ایک ماضی کو اس کے مضارع کے ساتھ ملانے سے ایک باب بنتا ہے۔ اس لیے چہ باب
ملاتی مجرد کے ہیں۔

(1) فعل بفعل (حزب بضرث) (2) فعل بفعل (فتح بفتح) (3) فعل بفعل

ظاہر ہے کہ (4) فَعِلٌ يَفْعُلُ (سَمِعَ يَسْمَعُ) (5) فَعِلٌ يَفْعِلُ (خَسِبَ يَخْسِبُ) (6) فَعِلٌ يَفْعِلُ (كُتِبَ يَكْتُبُ)۔

ج:۔ ایسے حال کئے اور کون سے ہیں جو مضارع پر داخل ہو کر صرف معنی میں عمل کرتے ہیں
ج:۔ یہ دو ہیں ایک کُتِبَ اور دوسرا جیسے خَسِبَ اور لَا يَخْسِبُ۔
نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد۔

س:۔ ایسے حروف کئے اور کون کون سے ہیں جو مضارع میں لفظ اور معنی عمل کرتے ہیں۔
ج:۔ یہ دو قسم کے حروف ہیں۔ اول حروف نامہ جیسے لَنْ جیسے یہ فعل مضارع کے پانچ میخوں
میں نصب دیتا ہے۔ سات میخوں سے نون اعرابی گراتا ہے اور مضارع مثبت کو نفی تاکہ مستقبل
کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَنْ يَخْسِبُ۔

دوم حروف جازمہ جیسے لم۔ یہ فعل مضارع کے پانچ میخوں کو جزم دیتا ہے اور سات میخوں
سے نون اعرابی گراتا ہے اور مضارع کو ماضی تہی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَمْ يَخْسِبُ۔
مارا اس ایک مرد نے۔

ک:۔ نون ثقیلہ کے لاقی ہونے سے مضارع میں کیا تبدیلی آتی ہے۔

ج:۔ (1) نون ثقیلہ لاقی ہونے سے مضارع کا آخر پانچ میخوں میں مفتوح ہو جاتا ہے۔
(2) حذیفہ جمع ذکر اور واحد مؤنث حاضر کے میخوں سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔ الف خبر
کا اپنی رہتا ہے۔ میخ جمع ذکر میں واؤ اور واحد مؤنث حاضر میں یاؤ گر جاتی ہے لیکن واؤ سے پہلے
ضمر اور یاؤ سے پہلے کسر و اپنی رہتا ہے تاکہ واؤ اور یاؤ نہ خود نہ پر دلالت کرے۔
(3) جمع مؤنث غائب و حاضر میں نون جمع اور نون ثقیلہ کے درمیان الف قاصل لایا جاتا ہے
تاکہ نون جمع نہ ہوں۔

(4) نون ثقیلہ لاقی ہونے سے مضارع سے زمانہ حال قسم ہو جاتا ہے صرف مستقبل رہ جاتا ہے
ک:۔ نون خفیفہ کے احکام نون ثقیلہ جیسے ہیں یا ان میں کوئی فرق ہے۔

ج:۔ صرف اتنا فرق ہے کہ نون خفیفہ مضارع ذوات الف میں لاقی نہیں ہوتا تاکہ
ساکن جمع نہ ہو جائے یا لاقی احکام ثقیلہ جیسے ہیں۔

ک:۔ امر حاضر مضارع کا متصل طریقہ بیان کریں۔ تاکہ خبر کر دیں۔

ج:۔ امر حاضر مضارع حاضر معروف سے مدح ذیل طریقہ سے لایا جاتا ہے۔

(الف) علامت مضارع حذف کر کے دیکھیں اگر بعد الا حرف متحرک ہو تو آخر کو ساکن کر دیں گے اگر آخر میں حرف طع نہ ہو چھے بعد سے عدد اگر آخر میں حرف طع ہو تو کر دیں گے چھے نقیض سے۔

(س)۔ امواء میں ہمزہ وصل مضموم کیوں نہیں مالا کہ تو مون میں ہیں مگر مضموم ہے۔
ج۔ اگرچہ موجودہ شکل میں تفسیرون کا میں مضموم ہے مگر اصل میں کسور ہے کیونکہ اصل میں تفسیرون تھا۔

(ب) اگر علامت مضارع کا بعد ساکن ہو تو (ا) شروع میں ہمزہ وصل مضموم لائیں گے اگر میں مگر مضموم ہو۔ چھے تفسیرون سے التفسیر۔ (آخر کو ساکن کر دیں گے یا حرف طع ہو تو کر دیں گے)

(2) میں مگر متحرک یا کسور ہو تو اول میں ہمزہ وصل کسور لائیں گے اور آخر کو ساکن کر دیں گے اگر حرف طع نہ ہو چھے قطع نہ سے اظہر بنو نہ حرف طع کر دیں گے چھے تو میں سے لازم۔
س۔ اس سے نوں اعرابی کیوں ساتھ ہو جاتا ہے۔

ج۔ اس لیے کہ یہ نوں علامت معرب ہے اور امر بنی الاصل ہے۔
س۔ نئی کی تعریف اور لائے نئی کا مثل تحریر کریں۔

ج۔ نئی وہ فعل ہے جس میں کسی کام سے روکا جائے لائے نئی کا مثل یہ ہے کہ پانچ بجے مضارع کے آخر میں ج مہوتا ہے اور سات بجے نوں اعرابی کر دیتا ہے۔

بیان اسمائے مشفقہ

س۔ بھریوں کے نزدیک فعل سے مشفق اسماء کہتے اور کون کون سے ہیں۔

ج۔ بھریوں کے نزدیک اسماء مشفقہ چھ ہیں۔ (1) اسم فاعل (2) اسم مفعول (3) اسم تفصیل (4) مفت حب (5) اسم ظرف (6) اسم آلہ۔

س۔ اسم فاعل کی تعریف اور معانی بخود سے اس کا وزن پر دہم کریں۔

ج۔ اسم فاعل وہ ہے جو کام کرنے والے کی ذات پر دلالت کرے معانی بخود سے یہ فاعل کے وزن پر آتا ہے چھے ضلوع۔

س۔ اسم مفعول کی تعریف اور معانی بخود سے اس کا وزن پر دہم کریں۔

ج۔ اسم مفعول وہ ہے جس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو یہ معانی بخود سے

1. *What is the main purpose of this document?*

فاسم امر علیہ السلام۔
نفعول کے وزن پر آتا ہے جسے نظروں سے

مفعول کے وزن پر آتا ہے جسے مفعولِ جہ کہتے ہیں۔

نہ: اسم کامل اور نام مکمل سے مراد پانچ چیزیں ہیں: وحدت، جبریت، جمع کا اعتبار کیا گیا ہے اس لیے

4542

ان کے چہ چہ بنے ہیں۔
میں نے ان کی تعریف اور علانی مجروح سے اس کا وزن لکھیں۔

۴۔ ام کلثومؓ کا یہ کہنا کہ "میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری قبر پر ایک کھجور کا درخت لگا دیا جائے" اس کا مطلب یہ ہے کہ میری قبر پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا درخت لگا دیا جائے۔

بے حد اوجھل اور جاہل ہو یہ محفل مجروحہ

یہ کیا حال ہو رہا ہے کہ ہم تفصیلِ افعال کے دریا پر آجے۔

ج۔ نہیں کیونکہ ہم دُوب سے اَفْعَل کے وزن پر صفت مشبہ آئی ہے لہذا اس وزن پر

۴۸۔ قسطیں نہیں آئے گا تا کہ شہادت ہو۔

نہ۔ جس باب میں رنگ یا عیب کے معنی ہوں اس سے اسم تفضیلی افعال بھیہ و زن پر کیوں

لکھنا چاہتے ہیں کہ وہ کون سی آتی ہے۔

ج:۔ اس لیے کہ رنگ اور عیب میں اصرار ہے یعنی رنگ یا عیب جب کسی کے ساتھ قائم ہو

حاصلِ ترقی و پیش قدمی اور صفتِ محبہ میں بھی دو امور استقامت اور ہمت کے لیے اس نازل پر صفتِ محبہ

آلے کے لیے یہ تفصیل میں حدیث ہے: **مَا مِنْ شَاوِئِدٍ أَضْرَبَتْ مِنْ غَمْرٍ** سے مراد یہ ہے کہ

[illegible]

ہر قسم کی اس لیے ہم تفصیلی نہیں آتا۔

۱۰۔ رنگدہب میں معنی تفصیلی کسے ادا کریں گے۔

۳۔ صدر ضروب و القاد افلا و غیر و ہوا کہ جسے افلا غنہ، افلا ضنعا،

۴۔ حق سالہ حق عسکر کا قریب بمبھراشہ قلعہ کر۔

ج: (الف) پھر اس کو کتبہ و حجرہ میں لکھ کر رکھ دے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ:

۱۰۔ (الف) اس تمام کو لکھتے ہیں کہ میں واحد کا وزن سام ہے جیسے اے

[illegible]

اب) صحیح مسطورہ ہے کہ جس کے واحد کا اوزار
صحیح الفصحی ہے اور الفصحی کے اوزار

کہ: مفتوحہ (قرون وسطیٰ) میں مسلمانوں نے جو عظیم کام

ج- صفت مشبہ وہ اسم ہے جو کسی ذات کے معنی صدری کے ساتھ بطور ثبوت موصوف ہونے پر دلالت کرے۔

بطور ثبوت کا معنی یہ ہے کہ اس ذات کے لئے معنی صدری کی بیشک ثابت ہے اور یہی اس سے جدا نہ ہوگا جیسے منسجم اس ذات کو کہتے ہیں جس کے لئے شے کی صفت بیشک کے لئے ثابت ہوتی کہ جس وقت وہ ذات نہیں کہیں اس وقت بھی منسجم ہے لیکن نام قابل میں معنی صدری کا ثبوت عارضی ہوتا ہے یعنی جلدی یہ معنی موصوف سے الگ ہو جاتا ہے۔ جیسے مناسع اس کہتے ہیں جو ابھی کہ رہا ہے جس وقت نہیں ہے گا تو سننا اس سے جدا ہو جانے کا

س- اسم آل کی تعریف اور اذان مشہورہ وغیر مشہورہ تحریر کریں۔

ج- اسم آل وہ ہے جو موصوف فعل کے آلہ پر دلالت کرے۔ اس کے مشہور اذان تین ہیں (1) ومقتل (2) بمقتل (3) بمقتل اور یہی قابل (تخمین) کے ذل پر مبنی آتا ہے جیسے بعالم یعنی ہر کرنے کا آلہ اور عالم یعنی جانے کا آلہ۔

س- کیا اسم آل کے ان ہوزان کے اندر کوئی فرق ہے۔

ج- ہاں۔ وہ یہ کہ مضرب یا مضربہ یا مضروب۔ مطلقاً اپنے معنی اختلافی میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً ان کے معنی ہیں مارنے کا آلہ تو ہر آلہ ضرب کو مضرب کہہ سکتے ہیں خواہ وہ شے ہو یا کوئی دوسری چیز لیکن جو اسم آلہ قابل کے ذل پر آتا ہے وہ مطلقاً معنی اختلافی میں مستعمل نہیں ہوتا مثلاً عالم کے معنی ہیں جانے کا آلہ ہر جانے کے آلہ کو عالم نہیں کہیں گے۔ اگرچہ علم سے مشتق ہے اور اس معنی اختلافی کی وجہ سے عالم کا اطلاق ہر آلہ علم پر ہونا چاہیے مگر یہاں نہیں ہوتا۔

س- اسم ظرف کی تعریف و اقسام بیان کریں۔

ج- اسم ظرف وہ ہے جو فعل صادر ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں (1) ظرف زمان اسم ظرف کا جو صفت وقت کے معنی پر دلالت کرے اسے ظرف زمان کہتے ہیں (2) ظرف مکان اسم ظرف کا وہ صفت جگہ کے معنی پر دلالت کرے اسے ظرف مکان کہتے ہیں۔

س- اسم ظرف کے متوجہ اہمیں و کسور اہمیں ہونے کا قاعدہ وضاحت کریں۔

ج- (الف) مضارع متوجہ اہمیں مضارع مضروب اہمیں اور اہم سے مطلقاً ہے مضارع اہمیں کی باب کا ہر ظرف مطلق (تخمین) کے ذل پر آتا ہے جیسے مفتح، منضر، فزونی۔

(ب) مضارع مکور الھین اور مثال سے چاہے مضارع مثال کے کسی باب کا اور ظرف منفعل (بکسر الھین) کے وزن پر آتا ہے جیسے مضروب، غولغ۔

ج۔ کیا یہ بات درست ہے کہ مضارع مضاعف سے بھی چاہے وہ کسی باب کا اور ام ظرف میں کے ساتھ آتا ہے جیسے منفرجہ مضارع نیز (مکسر الھین) سے ہے اور یہ قطعاً قرآن مجید میں بھی آیا ہے جیسے لکن المنفرجہ۔

د۔ گمان ہے کہ مضارع مضاعف مکور الھین سے ام ظرف بکسر الھین آتا ہے جیسے منجل یہ بھی قرآن مجید میں آیا ہے۔ غشی تملع الھذی منجلۃ اور لفتا نظر طرف میں بلکہ صدر میں ہے۔ مذکور بالا ضابطہ اس شعر میں موجود ہے

طوب یفعل یفعل است اذ ان تصعدت لام

تفعل است از غیر یفعل جمعاً الا مثال

ک۔ صدر میں کی تریف کریں۔

خ۔ صدر میں اس صدر کو کہتے ہیں جو منفعل کے وزن پر ہو۔

ز۔ مضارع ہوئی ہمز کے اس اور لای لکھیں۔

ح۔ (1) فعل (2) فاعلی (3) فاعلۃ (4) فاعلان (5) فعل (6) فاعلی (7) فاعلۃ (8) فاعلان (9) فعل (10) فاعلی۔

ک۔ ام تفعل اور مینہ مبالغہ دونوں زیادتی معنی تالیف پر دلالت کرتے ہیں ان میں کوئی فرق بتو بیان کریں۔

خ۔ فرق یہ ہے کہ ام تفعل میں معنی تالیف کی زیادتی فی نفسہ نہیں ہوتی بلکہ دوسروں کی نسبت زیادتی ہوتی ہے اختصار میں زائد کے معنی ہیں زائد سے زیادہ مارنے والا اور مبالغہ میں زیادتی ہی حذا ہوتی ہے کسی سے مقابلہ نہیں ہوتا۔ جیسے ضرب۔ بہت مارنے والا۔

ز۔ مبالغہ کی تریف اور مشہور اور لای لکھیں۔

ح۔ کسی موصوف میں ہی حذا و صفت کی زیادتی آتا ہے۔

اور ان میں ہیں فاعل جیسے ضرب، فاعل جیسے طوأل، فاعل جیسے خلیو، فاعل جیسے غلبم ک۔ کیا الفکھ اکثر میں بھی معنی نسبت کا اعتبار ہے۔

ح۔ ہاں الفکھ اکثر میں معنی نسبت مقدم جیسا ہے الفکھ اکثر میں کنی شی، یعنی اٹھ

وزن میں ہر شے سے بڑا ہے۔

ج:۔ اعداد میں قائل کا وزن کس مقصد کے لیے آتا ہے۔

ج:۔ مرتبہ اور وجہ بیان کرنے کے لیے آتا ہے مثلاً خلیجس کے معنی ہیں پانچواں یعنی جو ثمر
میں پانچواں مرتبہ میں ہو۔ مرکبات میں صرف پہلی جز قائل کے وزن پر آنے کی جیسے خواہی غشور
بہار ہواں اور اس کے بعد کی دہائیوں میں مرتبہ اور عدد کے لئے ایک ہی وزن آتا ہے مثلاً غشور
وزن ہیں اور سواں کوئی ایک معنی کر سکتے ہیں۔

ج:۔ قائل ذہن کھلا کئے کہتے ہیں۔

ج:۔ مخاطب کا وزن جو نسبت کے لئے آتا ہے اسے قائل ذہن کھلا کہتے ہیں جیسے لایہن واد
والا دہر بگور والا۔

ج:۔ جس فعل میں زمانہ حال و استقبال ہواں کو مضارع یا غائبہ کیوں کہتے ہیں۔

ج:۔ (الف) ایسے فعل کو مضارع اس لیے کہتے ہیں کہ مضارع کے معنی ہیں مشابہ چونکہ یہ
فعل حرکات و سکنات اور تعداد حروف اور کمرہ کی صفت واقع ہونے میں اسم قائل کے مشابہ ہوتا ہے
اس لیے اس کو مضارع کہتے ہیں۔

(ب) غائبہ کے معنی ہیں باقی چونکہ زمانہ ماضی کے بعد حال و استقبال جو مضارع کے رد اول
میں باقی نہ جاتے ہیں اس لیے مضارع کو غائبہ کہتے ہیں۔

ک:۔ باب فتح کی خاصیت و شرط تحریر کریں۔

ج:۔ اس باب کی شرط یہ ہے کہ جو کلمہ فتح اس باب سے آئے گا اس کے میں بالام کلمہ میں
حرف مطلق ہوگا۔

حرف مطلق شش بود اے نور میں

ہمزہ ہاؤ جاو و غاء میں و نہیں

ک:۔ کیا جس کلمہ میں بالام کلمہ میں حرف مطلق ہو وہ لازماً باب الفتح سے آئے گا۔

ج:۔ نہیں دیکھو صبیح و شمس کا لام کلمہ میں حرف مطلق ہے مگر یہ باب فتح سے نہیں آتا۔ چونکہ فتح
اس باب سے آئے گا اس کے میں بالام کلمہ میں حرف مطلق ہوگا۔

ک:۔ فعل لازم و متعدی کی تفریق کریں۔

ج:۔ (الف) لازم وہ فعل ہے جو قائل پر تمام ہو جائے اور اس کا اثر دوسرے پر ظاہر ہو

جیسے گونم زندہ نریہ مژدہ کا ہوا۔

(پ) مفعول و فعل ہے جس کا اثر ناقص سے تہاؤز کے کسی دوسرے تک پہنچے جیسے ضربت زخم وغیرہ اسی نے عمر کو مارا۔

ی۔۔ فعل لازم سے مفعول و مفعول کیوں نہیں آتا۔

ج۔۔ اس لیے کہ فعل لازم کا اثر دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتا اور مفعول ہوتا ہی ہے جس پر اثر ظاہر ہو اس لیے مفعول نہیں آتا اور چونکہ فعل مجہول مفعول کی طرف منسوب ہوتا ہے لہذا وہ بھی فعل لازم سے نہیں آتا۔

ی۔۔ کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ فعل لازم سے بھی مفعول اور مجہول آ جائے۔

ج۔۔ (1) لازم کو حرف جر کے ساتھ تصدی کر رہی جیسے حکم یہ منکروم یہ

(2) فعل لازم ماضی یا ماضی پر لے جانے سے بھی تصدی ہو جاتا ہے۔

ابواب مضافی حریفہ

ی۔۔ مضافی حریفہ فی مثنیٰ کی تفریق اور مثال کر رہ کر رہ۔

ج۔۔ مثنیٰ اسے کہتے ہیں کہ جو حرف زیادہ کرنے کے بعد دہائی کے وزن پر ہو جائے اور مثنیٰ کے مثنیٰ (خامس) کے کوئی اس میں دوسرے مثنیٰ نہوں جیسے غلبت یہ کر و میں غلبت قوا طر میں ایک بار زیادہ کرنے سے داخلہ کے وزن پر ہو گیا ہے۔

ی۔۔ غیر مثنیٰ کی تفریق اور اس کا دوسرا نام نہیں۔

ج۔۔ غیر مثنیٰ وہ ہے جو حرف زیادہ کرنے کے بعد دہائی کے وزن پر نہ ہو

جیسے غلبت اور اگر دہائی کے وزن پر ہو جائے تو مثنیٰ کے ساتھ اس کا باب دوسرا مثنیٰ بھی رہتا ہو

جیسے اکرم یہ صرح کے وزن پر ہو ہے مگر اس کے خواص اور بھی ہیں غیر مثنیٰ کا دوسرا نام مطلق ہے۔

ی۔۔ مضافی حریفہ فی ہائز و مل کے ابواب اور ان کی علامات کر رہ کر رہی نیز ہر باب سے مثنیٰ چند قواعد بیان کریں۔

ج۔۔ ہائز و مل کے ابواب سات ہیں (1) التفعیل (2) الاستفہال (3) التفعیل (4)

التعلیل (5) التعلیل (6) التعلیل (7) التعلیل

اول۔۔ التفعیل :- اس باب کی علامت یہ ہے کہ شروع میں ہائز و مل ہر باب کے بعد تازہ

مطلوبہ ہے۔

۱۔ (۱) جملہ مجرد کے علاوہ تمام افعال کی ماضی مجہول کا ہر حرف حرکت مضموم ہونے کا قائل ہے۔ اور ساکن اپنی حالت پر رہتا ہے اس لیے انشید میں مضموم ہوتا مضموم میں نیز ماضی نقلی میں امر اور ماضی کا کالف ساکن ہوتا ہے جیسے نما انشید

۲۔ (۲) جملہ مجرد کے علاوہ تمام افعال کی ماضی قاتل مضارع سرف کے وزن پر آتا ہے اور ماضی مضارع کی جگہ یکم مضموم ہوتی ہے اور ساکن یا غیر مضموم ہوتا ہے ماضی قاتل کی طرح ہوتا ہے مگر اس میں ماضی یا غیر مضموم ہوتا ہے اور اس طرف اس باب کے ماضی قاتل پر آتا ہے۔

۳۔ (۳) (الف) غیر جملہ مجرد کے افعال سے ام آر کے نقلی اور کر کے مضموم ہوتے تو فاعل ماضی پر آتا کرتے ہیں مثلاً فاعلہ اول انشید۔

(ب) اگر نقلی فعلی اور کر کے ہوں تو مصدر مضموم ہوتا فاعل ماضی کرتے ہیں جیسے فاعلہ انشید

باب الفاعل کے قواعد

۱۔ (۱) الفاعل کے فاعل میں دال یا ذال یا زاء ہوتا ہے الفاعل دال ہو جاتی ہے مگر دال فاعل میں دو جہز ہوتا ہے ہو جاتی ہے۔ جیسے اذنی جہز میں اذنی تھا۔ اگر دال فاعل دال ہو تو اس کی جن حالتیں ہیں۔

(۱) دال کو دال کر کے افعال کرتا۔ جیسے اذنی جہز میں اذنی تھا۔

(۲) دال کو ذال کر کے افعال کرتا۔ جیسے اذنی جہز میں اذنی تھا۔

(۳) غیر افعال کے دہنہ دیتا۔ جیسے اذنی

اگر دال فاعل دال زاء ہو تو اس کی دو حالتیں ہیں۔

(۱) دال کو زاء کر کے افعال کرتا۔ جیسے اذنی جہز میں اذنی تھا۔

(۲) غیر افعال کے دہنہ دیتا جیسے اذنی

۲۔ باب الفاعل کا فاعل کل صا د ، صا د ، طا ، طا ہو تو کیا مل کرتے ہیں۔

۱۔ فاعل الفاعل مندرجہ بالا حروف سے کوئی ایک ہوتا ہے الفاعل طا سے دال ہوتی ہے جیسے اذنی جہز میں اذنی تھا۔ فاعل صا د کے فاعل صا د میں دو جہز ہوتا ہے اذنی

۲۔ فاعل صا د اور فاعل صا د سے تعلق رکھتے ہیں اور اصل میں کیا ہے۔

۳۔ یہ دونوں باب الفاعل سے تعلق رکھتے ہیں۔ فاعل میں مضموم تھا۔

انتخابات کے یکنگش صدارتی ہوئی لہذا، انتخابات کو صدارت کے صدارت کا صدارت میں آج کا صدارت کر دیا گیا۔ اس صدارت کی ضرورت نہ تھی۔

خلفی اصل میں غفلتی قرار دیا، فعال کو ال کے ال کا ال میں واقع کیا تو حقیقی ہو گیا
اس صورت میں ہے کہ بناء الفعل کی حرکت ال کے ال کو ہے کہ میں نے کئے کے میں نے کر کے۔ اگر بناء
الفعل کی حرکت سب کے کم میں میں کر کے تو غیض اور غلیظ (بکسر قاف) بنا لگی جائے
ہے۔ اور یہ واقع جائے۔

۱۴۸۰- باب استفعال :- اس باب کی ابتداء میں حرف مدخل اوراء سے پہلے میں آتا ہے۔
 زائد ہوتے ہیں اور استفعال فتح ہے۔ جیسا کہ ان کا حذف کرنا جائز ہے۔ قرآن مجید میں
 لفظ استفعال اور قائم فتح ہی آتا ہے۔

۳۔ افعال: اس باب میں ۱۰ سے پہلے کے افعال اور ان کے افعال ہیں۔

۴۔ جس کے معنی کی باتوں میں اس سے احتیاط کے ساتھ چسپاں کر رہے۔

مذہب: یہ مطلقاً باب الفضائل سے متعلق ہے۔ خلافتِ حق کی، سرنگون ہوا۔ انجمنی میں الفضائل کی علامت اور الفضائل کی علامت کا کے حصہ دونوں میں موجود ہیں۔ آپ فیصلہ کریں کہ کتابِ باب ہے یا باب الفضائل۔ چنانچہ جس کو ان کا آپ نے ذکر کیا ہے یہ ان اصلی ہے اور الفضائل کی علامت تو ان زیادہ ہے۔

چهارم :- اطفال :- اس باب کی طاقت شروع شدہ حمل کی زیادتی اور عموماً اس سے
 اور اس کی ماضی شہزادہ حمل کے بعد ادا عرف ہوتے ہیں۔ جیسے اختصار واصل وغیرہ تمام طبی
 دوا کو اس کے کدو کی شہزادہ کام کیا۔ اختصار ہوا۔

ک: باختمو علی اوام ایسے باختمو ختمو اور ختمو کے دو نام کا فرق واضح کریں۔

۱۔ اختر کی اصل افشروز ہے لیکن اس کی درست طب کے س کو دوسری میں عام کیا
افشروز کی اصل افشروز جس میں مکی کا نام ملے گا کہ چاروں اس کی درست اہل کو ہے
کہ عام کیا گیا جس دو میں سے کہ عام میں فرق ہے۔

۲۔ اختصار (میں گھر) میں آگے، رکن کوئی صورتیں ہاں ہیں۔

جاء۔ (صیغہ امر) اور عطارد شہزادہ کے بیٹوں میں سے کسی ایک کو چاہیے۔
جو سے درج ذیل صورتیں چاہیے۔

(1) رائے جانی کو حرکت فتح دے کر اس میں اول کو اقام کرنا چاہیے اختصار۔

(2) رائے جانی کو کسر دے کر اقام کرنا چاہیے اختصار۔

(3) اقام کے بغیر رہنے دینا۔ چاہیے اختصار۔

س۔ ب۔ بفتح و ز (فتح یمن) اور الف شعروا (بکسر یمن) میں کیا فرق ہے۔

ج۔ الف شعروا (فتح یمن) جمع مذکر قاصب ماضی ہے اور الف شعروا (بکسر یمن) جمع مذکر حاضر عربی امر ہے دونوں بابی مزید از باب الفعیال ہیں۔

س۔ یز غوی اصل میں یز غو و قہ اس میں اقام کیوں نہیں کیا گیا۔

ج۔ اس لیے کہ اقام پر تعلیل مقدم ہے جب واو جانی کو کو یاہ کر کے الف سے بدلاداد حرف یک ماضی کے بند ہے لہذا اقام نہیں کیا۔

بہم۔ الفعیال :- اس کی علامت تکرار لام اول و لام اول سے پہلے ماضی میں الف کا زیادہ ہونا ہے اور یا الف صدر میں یاہ سے بدل جاتا ہے۔

ششم۔ الفعیال :- اس کی علامت تکرار یمن اور یمن کے درمیان واو کا آنا ہے اور یہ واو صدر میں کسرۃ نقل کی وجہ سے یاہ سے بدل گیا ہے۔

ہفتم۔ المعوال :- اس کی علامت یمن کے بعد واو مشدود ہے۔

ک۔ ثانی حرۃ فی مطلق ہے امر و اصل کے کتنے باب ہیں۔

ج۔ یہ پانچ باب ہیں (1) المعال (2) التعلیل (3) مضاعفہ (4) التعلیل (5) التفاعل

ک۔ باب المعال کی علامت اور مزہ قطعی و مزہ وصلی کی تریف بیان کریں۔

ج۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی و امر میں مزہ قطعی ہوتا ہے اور علامت مضارع صرف میں بھی مضوم ہوتی ہے۔ مزہ قطعی وہ ہے جو وسط کلام میں پائی رہے اور مزہ اولیٰ وہ ہے جو وسط کلام میں گر جائے۔

ک۔ انکسوم (ماضی) کا مزہ مضارع انکسوم میں کیوں نہیں آیا۔

ج۔ مضارع میں یہ مزہ گر گیا ہے ورنہ مضارع یا کرم ہوتا اور صیغہ واحد حکم میں وہ مزہ انکسوم ہوتا جس کو کہ وہ ہے لہذا ایک امر کو حکم میں گرا دینا صواب ہے اور امر و حکم کے لئے تو صیغوں میں گرا دیا گیا۔

ک۔ علامت مضارع کی حرکت کا قاعدہ کلیہ بیان کریں۔

ج۔ جس باب کی باطنی میں چار حرف ہوں خواہ تمام پہلی ہوں یا بعض پہلی اور بعض ذاتہ ہوں تو اس کے مضارع معلوم میں علامت مضارع منہم ہوگی جیسے منہم ، فہذ خورج اگر باطنی میں چار حرف ہوں تو مضارع معروف میں علامت مضارع متوج ہوگی جیسے متوج ، تختبٹ
س۔ باب تفعیل و مضاعفہ کی علامات تحریر کر لے۔

ج۔ (الف) باب تفعیل کی علامت باطنی میں یمن کی تکثیر ہے۔ جہاں اس میں

قام پر تاجہم نہیں ہوتی۔ جیسے ضرف

ب۔ باب مضاعفہ کی علامت قام کے بعد الف ذاتہ ہے اس طرح کہ قام پر تاجہم نہیں ہے۔ جیسے لافعل

س۔ لافعل کون سا سینہ ہے اور اس میں کون سا قاعدہ عمل میں آیا گیا ہے؟

ج۔ یہ باب مضاعفہ (تضاعف) کی باطنی محمول ہے الف ضم الہی کی وجہ سے واؤ ہو گیا ہے۔

س۔ اگر مضارع میں دو تاجہم متوج ہو جائے تو کیا عمل کیا جاتا ہے؟

ج۔ ایک تاجہم کو جو اذاعفہ کر دیا جاتا ہے جیسے تفاعلون۔ تفاعلون

س۔ تفعیل کونسا سینہ ہے۔

ج۔ یہ واحد مؤنث قائب یا واحد ذکر حاضر ہے۔ باب تفعیل سے اس کی ایک تاجہم گرا دی گئی ہے۔

س۔ باب الفعل اور الفاعل کس باب سے اور کیسے بنتے ہیں؟

ج۔ (الف) الفعل، تفعیل سے درج اولی قاعدہ سے ہے اور الفاعل تفاعل اس قاعدہ سے ہے۔

(ب) قاعدہ باب یا تفاعل کے قاعدہ کے مقابلہ میں اس حرف (ا)

ہ۔ ثاء، جیم ذال، ذال، زاء، سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء میں سے

کوئی ہو تو تاجہم تفعیل یا تفاعل کو قاعدہ سے بدل کر اس میں اقام کرنا جاتا ہے اس

صورت میں شروع میں ہمزہ وصل آئے گا۔

رباعی بحر دو مزید فیہ کا بیان

س۔ رباعی بحر حریہ کے کتنے اور کون کون سے باب ہیں؟

ظاہر علم بعد حوالہ جابا
 باب تفعل ففعلتکس کو اکثر علماء صرف ملحق نہیں سمجھتے بعض تو اس باب کو ملکہ
 قرار دیتے ہیں جیسے صاحب منتخب اور مولانا عبدالغنی اس کو صحیح تو کہتے ہیں لیکن ملحق نہیں مانتے
 بلکہ ہم کو ملحق قرار دیتے ہوئے اس کو باقی حریہ فیہ میں شمار کرتے ہیں لیکن مصنف کے نزدیک یہ
 ملحق ہے کیونکہ الحاق کا مادہ درود جی دل پر ہے۔

(۱) حریہ فیہ زایداتی کی وجہ سے باقی کے وزن پر آ جائے ففعلتکس بھی تاہم اور ہم کی
 زایداتی کی وجہ سے ففعلتکس کے وزن پر آ گیا ہے۔
 (۲) ملحق کے معنی کے علاوہ کوئی نئے معنی از قبیل خواص اس میں نہ ہوں اور ففعلتکس میں بھی
 ففعلتکس کے معنی کے علاوہ نئے معنی پیدا نہیں ہوتے۔

ن۔ معارف غیر محاشی مجرور کی حرکات کا قاعدہ تحریر کریں؟

ج۔ (الف) غیر محاشی مجرور کے جس باب کی قاء مفتوحہ اور آخر میں قاء ہو تو اس سے پہلے
 ساکن اول کا مابعد مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے ففعلتکس اور اس کے ملحقات۔

(ب) جس مصدر کی قاء سے پہلے تاہم اور قاء مفتوحہ ہو اس کے پہلے ساکن کا مابعد منہوم ہوتا
 ہے جیسے ففعلتکس اور ففعلتکس اور اس کے ملحقات۔

(ج) جس مصدر کی قاء سے پہلے تاہم اور قاء ساکن ہو تو اس کا مابعد ساکن اول کسور ہوتا ہے
 جیسے ففعلتکس۔

(۱) جس مصدر کے شروع میں ہمزہ وصل ہوا کے ساکن اول کا مابعد کسور ہوتا ہے جیسے اجنبک
 ن۔ افعلل اور افعلل کے شروع میں بھی ہمزہ وصل ہے تو ان کے ساکن اول کا مابعد
 کسور کیوں نہیں؟

ج۔ اس لئے کہ یہ اب ہمزہ وصل سے نہیں ہیں بلکہ ففعلل اور ففعلل کی فرع ہیں
 اس لیے ان کے ساکن اول کا مابعد کسور نہیں ہے۔

(۲) ہمزہ وصل جس کے شروع میں ہمزہ قطعی ہو اس کے ساکن اول کا مابعد مفتوح ہوتا ہے
 جیسے کرام۔

ن۔ اس کا بعد میں ساکن اول کے بعد کی حرکت خصوصیت سے کیوں بیان کی گئی ہے۔

ج۔ لوگ عام طور پر اس کے تنقید میں غلطی کرتے ہیں اکثر مناسبت کو (بکسر میں) اور
 اختتام کو (فتح قاء) دیتے ہیں۔

س:- ابواب غیر حوائی خورد میں میں مفدار معلوم کی حرکت کا قاعدہ تحریر کریں؟

ج:- (۱) اگر ناشی میں فاء سے پہلے تاء ہو تو میں مفدار مفتوح ہوگی جسے نقطن منقطن

(۲) ناشی میں فاء سے پہلے تاء نہ ہو تو میں مسور ہوگی جسے اکثر منکثر

س:- باب تھقل اور اس کے ملحقات میں فاء سے پہلے ناشی میں تاء ہے۔ پھر ان کی میں

مفتوح کیوں نہیں؟

ج:- یہ باقی اور اس کے تمام ملحقات میں ہم اول اور ہر وہ حرف جس کی جگہ ہو میں کا حکم رکھتا

ہے اور لام اول مفتوح ہے۔

س:- تخفیف کی طرف کریں نیز تخفیف مزو کی کل صورتیں تحریر کریں؟

ج:- مزو کی جدولی کو تخفیف کہتے ہیں تخفیف مزو کی کل تین صورتیں ہیں۔

(۱) تخفیف بالکسب یعنی مزو کو حرف طے سے بدل دینا۔

(۲) تخفیف بالذف یعنی مزو کو گرا دینا۔

(۳) بین بین۔ یعنی مزو کو اس کے اپنے اور حرف طے کے مابین کے درمیان چڑھنا

س:- جناب۔ میں تخفیف مزو کا کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے؟

ج:- جناب۔ اصل میں خیابین تھا البتہ ذائق کے بعد واقع ہو کر مزو ہو گیا۔ جناب۔ ہوا پھر

مزو حرکت ایک جگہ جمع ہو گئے ان میں سے پہلا مسور تھا لہذا دوسرے مزو کو یا سے بدل دیا گیا وہی

ہوا یا پر ضرب ثواب تھا اس لیے یا کو ساکن کیا تو یہ واقعہ ساکنین کی وجہ سے گئی تھی۔ جناب۔ ہو گیا۔

س:- نیشنل اور نوزی میں تخفیف کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟

ج:- نیشنل سے حذف مزو جائز اور نوزی میں واجب ہے۔

س:- نوزی اور نوزی میں تخفیف کا کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے؟

ج:- نوزی اصل میں نوزی اور نوزی اصل میں نوزی تھی تھوڑوں میں دوا ساکن اور

اُس کے بعد مزو مفتوح تھا اور قاعدہ ہے کہ جو مزو حرکت حرف ساکن غیر بد ذائقہ یا الغیر کے بعد

واقع ہوا اس کی حرکت اٹل کو دے کر مزو کو حذف کر دیا جاتا ہے لہذا ان دونوں میں مزو کی

حکمت دوا کو دے کر مزو کو حذف کر دیا گیا پھر یہ حرکت اٹل مفتوح کو تلف سے بدل دیا تو نوزی

اور نوزی ہوا اتمام افعال دیتے ہیں یہ قاعدہ درجہ جاری ہوتا ہے۔ اگر یہی مفت اقسام میں مسور

اس میں دوا قص پایا ہے۔

س۔ ثانی میں قریب اور ثانی میں بعید کی تفریق کریں۔

ج۔ (۱) ثانی میں قریب۔ ہمزہ کو اس کے قریب اور اس کی حرکت کے موافق حرف ملنے کے قریب کے درمیان پڑے ثانی میں قریب ہے۔

(۲) ثانی میں بعید۔ ہمزہ کو اس کے قریب اور اس کے باقی کی حرکت کے موافق حرف ملنے کے قریب کے درمیان پڑے ثانی میں بعید ہے۔

س۔ درجہ اولیٰ میں کس تخفیف ہمزہ کا قاعدہ جاری کریں؟

اِشْتَر، سَلَوْنِي، اَوَاجِدُ، قَرَأَ، سَمِعَ، خَذَ، لَنْتَنَ، اَلْيَسِرِي، اَخَذَ، اَوَابِرُ، نَسَقُ، شَوَقِيْر۔

ج۔ (۱) اِشْتَر۔ اصل میں اِشْتَر تھا ہمزہ ساکن ہمزہ متحرک کے بعد واقع ہو کر باقی کی حرکت کے موافق حرف ملنے یعنی اسے بدل گیا۔ اِشْتَر نہوا۔

(۲) سَلَوْنِي۔ دراصل اِسْلَوْنِي تھا۔ حرف ساکن کے بعد ہمزہ واقع ہوا ہمزہ ہنس کی حرکت باقی کو دے کر ہمزہ کو اگر دیا اور ہمزہ اصل کی ضرورت خدعی سَلَوْنِي ہوا۔

(۳) اَوَاجِدُ۔ دراصل اَوَاجِدُ تھا اور متحرک ہمزہ فتح ہوئے جن میں سے کوئی بھی محسوس نہیں لہذا دوسرے ہمزہ کو اَوَ سے بدل اَوَاجِدُ ہوا۔

(۴) قَرَأَ۔ اس میں قاعدہ جاری ہو سکتا ہے یعنی ہمزہ کو ہمزہ اور الف کے درمیان پڑے ہوئے ہیں

(۵) سَمِعَ۔ اصل اِسْمِعْ تھا، ہمزہ کی حرکت یکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کیا اور ہمزہ اصل کی ضرورت خدعی اِسْمِعْ بنا۔

(۶) خُذْ۔ اصل خِذْ، خُذْ اس میں وہاں ہمزہ غائب تیس حذف ہو گئے تو خُذْ رہ گیا۔

(۷) لَنْتَنَ۔ دراصل اَلْنَتْنِ تھا۔ ہمزہ کی حرکت باقی کو دے کر ہمزہ کو اگر دیا گیا ہمزہ اصل کی ضرورت خدعی اَلْنَتْنِ ہوا۔

(۸) اَلْيَسِرِي۔ دراصل اَلْيَسِرِي تھا ہمزہ دیا ہو گیا۔

(۹) اَخَذَ۔ اصل میں اَخَذْ تھا ہمزہ وافی الف سے بدل گیا۔

(۱۰) اَوَابِرُ۔ دراصل اَوَابِرُ تھا دوسرا ہمزہ وافی سے بدل گیا۔

(۱۱) نَسَقُ۔ اصل میں نَسَقُ تھا ہمزہ کی حرکت باقی کو دے کر اس کو اگر دیا۔

(۱۲) شَوَقِيْر۔ اصل میں شَوَقِيْر تھا ہمزہ ساکن کو اَوَ سے بدل دیا۔

حاضر علم حصید سوائے جرابا
 س :- واؤ دیا گئے متحرک فو کے بعد کن شرائط کے ساتھ الف سے بدل جاتے ہیں؟
 ج :- درج ذیل شرائط کے ساتھ۔
 (۱) واؤ دیا فاکل نہ ہو۔ غوغا اور غوغا میں چونکہ فاکل ہیں اس لیے الف سے نہیں

بدلے۔
 (۲) لایف کا مین کل نہ ہوں طوی اور خبی میں چونکہ لایف کا مین کل ہیں اس لیے الف
 سے نہیں بدلے۔
 (۳) الف مشبہ سے پہلے نہ ہوں ذغوا اور زغنا میں الف مشبہ سے پہلے ہونے کی وجہ سے
 نہیں بدلے۔
 (۴) مدد زائدہ سے پہلے نہ ہوں طویل اور غبور میں مدد زائدہ سے پہلے واقع ہونے کی
 وجہ سے نہیں بدلے۔

(۵) یائے مشدود اور نون تاکید سے پہلے نہ ہوں۔ غلوی اور اخشیق میں یائے مشدود اور
 نون تاکید سے پہلے واقع ہونے کی وجہ سے نہیں بدلے۔
 (۶) دیگر بھی لوان اور صیغہ غور اور صیغہ میں اس لیے نہیں بدلے کہ لوان کا

(۷) دیگر فتلان، فغلی، فغلا کے ذیل پر نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ دوران اور وضوی
 اور غوی میں نہیں بدلے۔

(۸) دیگر اب ایضال بمعنی تقاضا غل نہ ہو چونکہ اجتنوز بمعنی تجاوز ہے اس لیے اس
 میں واؤ الف سے نہیں بدلا۔

س :- ذغوا اصل میں ذغوا تھا اس میں واؤ متحرک مائل متوجہ مدد زائدہ سے پہلے ہے مگر
 الف ہو کر گر گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

ج :- وجہ یہ ہے کہ یہ مدد زائدہ سے پہلے نہیں ہے کیونکہ یہ واؤ ساکن فاعل اور جدا گانہ کل ہے۔
 س :- بفقول اور بفقولہ میں واؤ متحرک مائل ساکن ہے حرکت واؤ مائل کو دے کر اس کا
 الف سے کس نہیں بدلا گیا۔

ج :- اس لیے کہ یہ دونوں کوئی مستقل معنی نہیں بلکہ مائل بفقوال تھے۔ الف حذف کیا تو
 بقول رہ گیا اور بعد حذف الف مائل کی تو بفقولہ ہو گیا۔ چونکہ بقوال میں واؤ کی حرکت مائل

کوہ سے کرناؤ کو انقلاب نہیں کیا کیونکہ داؤد اٹھ سے پہلے ہے لہذا اس دوروں میں جبر فرما رہی تھی۔
تخلیل نہیں کی گئی۔

ک:- فیصلہ یہ، اخیذہ توفیقہ، اصل میں کیا تھا اور ان میں کون سا کاغذ اور کس طرح جاری ہوا خزان میں اور کئی اور کون کون سی جگہیں جان کر میں اور کیوں؟

حاج:- (۱) اپنی حوصلہ افزائی اور تھوڑی سی مالکیت کے لئے اس کے قائل کو
مالک کر کے دوا کی حرکت قائل کو ہی دوا دانا ہو گی۔

(۲) بیع اصل میں بیع تھا یا وہی درخت یا قلم کو بیع یا قلم کی درخت سلب کرنے کے بعد بیع ہوا

(۴) آئینہ اصل میں آئینہ تھا، لیکن اس کے پاس ایک حرکت تھی کہ وہ آئینہ

(۳) آئینہ حاصل ہوا تھا کہ اس کی حرکت کا فائدہ اور ادا کیا جائے۔

دیکھو جنہیں (۱) مالک کی حرکت باقی رکھیں اور وہاں اور یا کو کھان کر دیں اس صورت میں یا وہاں سے ہل جائے گی جیسے قَوْلُ : اَوْعْ ، اَسْتَوْعْ ، اَنْقَوْعْ

(۲) مذکورہ مکالموں میں سے جن میں چارواک سے تبدیلی ہوئی ہے، چارواک یا وہ سے تبدیلی ہوا ہے ان میں ضمیمہ کرو۔ کے ساتھ ایام کو کی ذکر است کو اس طرح ان کا ذکر است کو اس میں دوسری ذکر است کا اثر ملانے کے ساتھ ایام کو ملاتا ہے مذکورہ بیخوں میں مذکورہ تین شخص ہیں اور ان کی علت زیادہ فتح ہے۔

س۔۔۔ تفتول۔ اصل میں تفتول خاکس کا حادہ کے مطابق اور کی طرح ادا کو حذف کیا گیا ہے اس میں کوئی سارا اذ حذف کیا گیا ہے کیوں؟

ج۔- شوقی کا وہ اس قاعدے کا ساتھ ختم ہوا ہے کہ وہ ان لوگوں کا قتل کرنا نہیں چاہتا جو ان کی حرکت کا قتل کر دیتے ہیں جبکہ ان کا خیر عقاب اور ان کو ان لوگوں کی جو کیا اور ان کا کیا کیا نہیں ہے۔

(الف) انگش کے نزدیک پہلا دائرہ نصف ہے کیونکہ یہ دائرہ مٹی کا دائرہ نہیں کرتا نیز اصل (قال) میں بھی اس پہلے دائرہ میں قلیل ہوا ہے۔

(ب) سیوری کے نزدیک اور ایسی حالتی خدشہ ہے کہ ایک بار غصی ہے۔

(ج) مصنف کے نزدیک مائع قول یہ ہے کہ پہلا واؤ مخذوف ہے کیونکہ ابواب ساکنین کے وقت پہلا ساکن عیاطل کیا جاتا ہے۔

۱۰:- اجتماع ساکنین کی دو قسمیں ہیں۔

- (۱) غلیظ حلقہ اگر ساکن اول مدہ میں آئے تو ہم ہر گز ایک ہوتا اجتماع ساکنین غلیظ مدہ ہے
- (۲) غلیظ غیر مدہ جو ایسا نہ ہو یعنی غلیظ مدہ کی شرطوں میں سے اس میں ایک یا دونوں یا تین نہ ہوں تو یہاں اجتماع ساکنین غلیظ غیر مدہ ہے۔

۱۱:- اجتماع ساکنین کا حکم تحریر کریں؟

۱۲:- غلیظ حلقہ مطلقاً جائز ہے جیسے اخفاء، اُخفوز اور غلیظ غیر حلقہ صرف وقت میں جائز ہے جیسے الہی جنوں اور غیر وقت میں جائز نہیں۔

۱۳:- غلیظ غیر مدہ۔ غیر وقت میں جائز نہیں تو کیا عمل کرتا ہے؟

۱۴:- اگر ساکن اول مدہ ہو تو اس کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے نذغنی میں واؤ حذف کر دیا گیا اور اگر ساکن اول غیر مدہ ہو تو اس کو حرکت دی جاتی ہے۔ جیسے کالی انحقی کہ۔ مدہ اور غیر مدہ کی تفریق کریں؟

۱۵:- (الف) حرف طے اور ساکن کے ماقبل کی حرکت اگر اس کے موافق ہو تو اس حرف طے کو مدہ کہتے ہیں ورنہ اگر ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو اسے غیر مدہ کہتے ہیں۔

کہ۔ ذغنا میں الف کرنے کی وجہ نہیں؟

۱۶:- (ب) ذغنا اصل میں ذغونا تھا واؤ تحرک ماقبل کی وجہ سے الف سے بدل گیا اور الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا کیونکہ تا اصل میں ساکن ہے اس لیے کہ یہ دعویٰ تا ہے جو ذغلت میں تھی اگر چاہے وقت پتا نہ تحرک ہے مگر اصل کا اعتبار کرتے ہوئے الف کو گر دیا گیا۔

کہ۔ ذغنا و ذغونا کے فیض عرف اور اسم آل کی تحلیل کریں؟

۱۷:- نذغنی (اسم ظرف) اصل میں نذغونا اور نذغنی اسم آل اصل میں نذغونا تھا اور ان میں واؤ چھٹی جگہ واقع ہونے کی وجہ سے واؤ سے بدل گیا پھر واؤ تحرک ماقبل متوج الف ہو گیا اور الف اجتماع ساکنین یا نحوین کی وجہ سے حذف ہو گیا اور نحوین میں کی طرف منتقل ہو گئی نذغنی اور نذغنی ہوا۔

کہ۔ اِفانۃ اور اِسْتِخفانۃ اصل میں کیا تھے اور ان میں کس طرح تحلیل ہوئی؟

۱۸:- اِفانۃ اصل میں اِفْوَام اور اِسْتِخفانۃ اصل میں اِسْتِخْفْوَام تھا۔

۱۹:- ان میں واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر اس کو الف سے بدل دیا۔

نوٹ امر حاضر) کو اگر چند جہتیں سے دیکھا گیا، یہ تصور یقیناً ہے لیکن ہمزہ و اصل مضموم اس لئے لائے ہیں کہ یہ اصل میں مذغوبین (مضموم یقیناً) تھا۔

ج۔ اگر ہمزہ اور مثل کے قواعد باہم حادض ہوں تو ایسی صورت میں کیا کرتے ہیں مثال دے کر واضح کریں؟

ج۔ جہاں ہمزہ اور مثل کے قواعد ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں وہاں مثل کے قاعدے کو ترجیح دیں گی۔ لہذا لُؤزْن میں نَؤزْن تھا اس میں زِ اس کا قاعدہ چاہتا تھا کہ ہمزہ کو الگ سے دلا جائے اور مثل کے قاعدے کا بقا چاہتا تھا کہ واؤ کی حرکت نقل کر کے نقل کو دی جائے تو اسی (مثل والے قاعدے) کو ترجیح دی۔ اسی طرح لُؤزْن اصل میں لُؤزْن تھا۔ آسن کا قاعدہ چاہتا تھا کہ ہمزہ کو الگ سے بدل دیا جائے لیکن مثل کے قاعدے کو ترجیح دیتے ہوئے واؤ کی حرکت نقل کر کے نقل کو دی لُؤزْن ہو گیا۔ پھر دوسرے ہمزہ کو لُؤزْن والے قاعدے کے تحت واؤ سے بدل دیا۔ لُؤزْن ہو گیا۔

د۔ فَلَا زَنْتُمْ کون سا صیغہ ہے فعل اور باب کی وضاحت بھی کریں؟

ج۔ فَلَا زَنْتُمْ (فَلَا زَنْتُمْ) صیغہ جمع مذکر کثرت خاص معروف ہمزہ و اصل مہواب (فعل) ہے اِنَّا زَنْتُمْ حاضر و ماضی کا کما لے سے ہمزہ و اصل کر گیا۔

س۔ بظہور کی وضاحت کیجئے؟

ج۔ یہ صیغہ واحد مذکر کاتب اثبات مضارع معروف لفظ مرفوع الی باب التعلیل ہے اصل میں یَنْتَحِی تھا۔ قرآن پاک کی آیات ذیل میں یَنْتَحِی اللّٰہُ وَ یَسْأَلُہُ وَ یَخْشِ اللّٰہَ وَ یَتَّقِہُ (الابہ) یہاں سن کی جہ سے یَنْتَحِی کما قریشی جزم آگئی ہام کل (یعنی) ماسک ہو گیا اور اس سے پہلے جزم یا یَنْتَحِی ہی آگئی، اِنَّا زَنْتُمْ ماسکین کی جہ سے گر گئی جبکہ یَنْتَحِی سے الگ اور یَنْتَحِی سے یاد کر گئی۔ یَنْتَحِی میں یاد کرنے کے بعد ضمیر مفعول کی جہ سے مفعول کے ذریعہ صحت پیدا ہو گئی۔ مثلاً: لَہُ اَکَل کُسا کُن کرنا یَنْتَحِی ہو گیا۔

ک۔ اِنَّا تَرٰیْنِ صیغہ کی وضاحت کریں اور تائی کی جہاں تون ثقل کیسے آ گیا ہے؟

ج۔ اِنَّا تَرٰیْنِ صیغہ واحد نوٹ حاضر اثبات مضارع معروف ہمزہ و اصل مہواب (فعل) ہے اِنَّا تَرٰیْنِ تون ثقل کی جہ سے تون امر الی کر گیا۔ اسے غیر مہمزہ تون ثقل کے ساتھ جمع ہوئی اِنَّا تَرٰیْنِ ماسکین کی جہ سے یاد کر مہمزہ یا تَرٰیْنِ ہو گیا اور تَرٰیْنِ اصل

میں شترہ بین تھا۔ مزمزمی کے قاعدے حذف ہو گیا اور وُضُوٹ کے فون میں اس کو حذف کرنا واجب ہے اور یا مضمز بینین والے قاعدے کے تحت حذف ہو گیا فون تاکید جس طرح مضارع میں لام تاکید کے بعد آتا ہے اسی طرح لانا شرط کے بعد بھی آتا ہے۔

نہ۔ فالین مینا اور باب گھیرا اور تائیں کو فت اقسام میں کیا ہے؟

ج۔ فالین۔ مینو جی کہ رسم قائل ناقص از باب ضرورت فخریہ (دُخُن رکھنے والے) زائین والے قاعدہ کے تحت قلیل ہوئی قرآن پاک میں ہے۔ اِنِّیْ لَیْسَ لَکُمْ مِّنَ الْغُلَاقِیْنِ قرآن پاک میں تو یہ رسم قائل ہی استعمال ہوا کیونکہ اس پر الف لام، اصل ہے۔ لیکن قائلین میں ایک احتیاج یہ بھی ہے کہ یہ باب مخاطب سے اسر حاضر جی موزت کا مینہ ہے۔ فالسی نفسالین متفاد۔ سر فان فالیبا فالیبا فالیبا فالین اس کا سنی دشمن رکھا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اس باب سے واحد موزت اور اسر حاضر معروف ہو۔ یعنی فالین آفر میں فون وقایہ اور پائے حکم ہو۔ وقت کی حالت میں پائے حکم کے کرنے اور فون وقایہ کے ساکن ہونے کی وجہ سے فالین چھیں گے۔

قائد۔ اس قسم کے بیٹوں میں اس وجہ سے اشکال ہوتا ہے کہ یہ دوسری زبان میں کسی چیز کا نام ہو سکتا ہے جیسے فالین ایک چمڑے کو کہتے ہیں۔

اسی طرح آسمان آسمان کا نام بھی ہے لیکن جب عربی میں الففلاں مینو شیدہ کا رسم تفضیل کے آفر کو بیحد وقف ساکن کیا جائے تو یہی وزن بنتا ہے تحریر باب افعال سے ماضی معروف کا مینو شیدہ کہتا ہے بھی ہو سکتا ہے کہ آفر میں فون وقایہ اور پائے حکم ہو۔ (آفسلا زین) پائے حکم حذف ہو گیا اور وقت کی وجہ سے فون کا کسرہ گر گیا تو الففلاں (آسمان) ہو گیا۔

نہ۔ لم یک کون ما مینہ ہے؟

ج۔ اصل میں مینو لیکن قاس قاعدے کے تحت کہ فعل ماضی پر محاذم کے داخل ہونے سے فون کو گرا کر انا جاتے ہیں اور یا قرآن پاک میں فم الف، فم نلف، اور ان ٹانگ بھی آتا ہے۔

نہ۔ اَن سَنُکُوْنُ شہان نامیر صدیہ کے باوجود مضارع کے آخر میں نصب نہیں کیا ہو ہے؟

ج۔ یہ مینو واحد کہ غاب فعل مضارع ہر وزن بقُوْنُ ہے۔ یہاں اشکال یا مخاطب ہے کہ "نہ" کے باوجود مضارع منصوب نہیں لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ان نامیر نہیں ہے بلکہ ان

سے ملے ہے۔ لفظ علم اور علم (یا ان کے مشتقات کے) بعد یہ ان آتا ہے اور نصب نہیں دیتا۔
یہ۔ قرآن اور جرات کی تحریر میں کریں۔

نور :- بعض مفسرین کے نزدیک یہ انفسوزن تھا صدیقہ والا قاعدہ کے مطابق پہلی راہ کی
وکن قاف کو بے کراہ کو حذف کر دیا اب ہمزہ مکمل کی ضرورت نہ تھی اسے حذف کر دیا انفسوزن
ہو گیا۔ تفسیر رضائی میں اس کی ایک توجیہ یہ منقول ہے کہ یہ جملہ کولانہ فیروز انفسوزن نقلہ
(نسخ، منسوخ) سے بنا ہے اور اس کے پہلی ہائے قرار کے قریب قریب گئے ہیں
خجرات :- خجرات کی جمع ہے واحد میں میں لکھ (ن) اسما کی ہے جبکہ جمع میں اسے ضدا
کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ فُصل اور فُصلۃ کی جمع ہے بابت اور تاہم کے ساتھ آئے تو میں لکھ
دیتے ہیں لہذا ہم کو ضرر یا البتہ اسے فقر دیا گئی جائز ہے اور اگر بَصل یا بَصلۃ کسرہ کے ساتھ
ہو تو میں لکھ کسرہ دیتے ہیں جبکہ بعض اوقات تو بھی دیا جاتا ہے جیسے (انفسوزن) کی جمع میں لکھ
کے ساتھ فقرات آتے ہیں۔

فتح المنعم شرح صحيح مسلم ^(مربی) غیر منقولہ

شارح:- شیخ الحدیث علامہ عبدالرشید صاحب مدظلہ العالی
یہ شرح طلباء مدرسین اور علماء و محققین سب کی ضرورت ہے جس میں
اسماء الرجال، عربی عبارات، ضبط حرکات اور اسماء رواقہ کا بالخصوص
التزام کیا گیا ہے۔